الصلوٰۃ والسلام علیک سیدی یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک سیدی یاحبیب اللہ

ماہنامہ

آوازِ اہلِ سنت

گجرات پاکستان

اہل علم اور عوام کیلئے یکساں مفید
کثیر الاشاعت علمی و تحقیقی میگزین

زیر سرپرستی
پیشوائے اہل سنت
استاذ العلماء
پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

انٹرنیٹ پر مکمل شائع ہونے والا میگزین At www.ahlesunnat.info ☆ مئی 2005

درس قرآن

نذر کا حکم، اولاد کی تربیت اور دعا کی تاثیر

مفسر قرآن مولانا جلال الدین قادری

ختم گیارھویں شریف اور اعتراضات کے جوابات

استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری

بعد از وصال معجزات اور کرامات

سچی حکایات

قرآن و سنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل

دار الافتاء اہلسنت

درس حدیث

اہل حق اور گمراہ فرقے

علامہ محمد عنصر القادری کے قلم سے

شب ولادت

علامہ محمد ضیاء اللہ قادری

نعمت عظمیٰ اور فلاح دارین

علامہ محمد دلشاد حسین قادری، انگلینڈ

اور میں مر گیا...

Teachings of Islam

Allama Sajid Ul Hashemi, U.K

دانش حجاز

باسم القادر

عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ !!!

جامعہ قادریہ عالمیہ

نیک آباد مراڑیاں شریف بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

مختصر تعارف و کارکردگی رپورٹ

☆...... اس سال جامعہ قادریہ عالمیہ اور شریعت کالج طالبات میں مسافر طلبہ وطالبات کی تعداد 650 ہے، جن کیلئے فری تعلیم فری خوراک، اور فری رہائش کا انتظام کیا گیا ہے، جبکہ مستحق طلبہ وطالبات کو دوائی کی فری سہولت بھی حاصل ہے۔

☆...... طلبہ وطالبات کے شعبوں میں مکمل درس نظامی (ثانویہ عامہ، ثانویہ خاصہ، الشہادۃ العالیہ، الشہادۃ العالمیہ) مساوی ایم اے عربی واسلامیات (جس میں قرآن وحدیث، تفسیر وفقہ، اصول تفسیر، اصول حدیث، اصول فقہ، علم العقائد، علم الکلام، صرف ونحو، اور منطق وفلسفہ کے علاوہ دیگر کئی علوم جن میں انگلش وسائنس بھی شامل ہے) کی تعلیم دی جاتی ہے، علاوہ ازیں شعبہ حفظ قرآن، شعبہ تجوید وقرآت وخطابت فاضل عربی، دورہ میراث، اسلامی تربیتی کورس، معلمین ومعلمات کی تربیت، وغیرہم کے علاوہ جدید ترین کمپیوٹرز کی تعلیم کا انتظام بھی ہے۔

☆...... فارغ التحصیل فضلاء وفاضلات دنیا بھر میں دینی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

☆...... دیگر عملہ کے علاوہ 15 اساتذہ طلبہ کو اور 25 معلمات طالبات کو پڑھا رہی ہیں۔

☆...... اس سال میں مختلف شعبہ جات سے فارغ التحصیل طلبہ وطالبات کی تعداد 514 ہے۔

☆...... ''جامعہ قادریہ عالمیہ'' و ''شریعت کالج طالبات'' کی زیر سرپرستی اندرون ملک وبیرون ملک 250 سے زائد ذیلی شاخیں دین کی شمع روشن کررہی ہیں۔

☆...... انٹرنیٹ www.ahlesunnat.info پر دنیا بھر سے آنے والے اور دیگر ذرائع سے آنے والے سوالوں کے مدلل جوابات وفتاویٰ جات بھی جاری کیے جاتے ہیں۔

☆...... سال رواں میں تعلیم، خوراک اور رہائش کے اخراجات 48 لاکھ روپے تک پہنچ چکے ہیں، جبکہ تعمیرات کا کام تسلسل سے جاری ہے، جس کیلئے کروڑوں روپے کی ضرورت ہے۔

علم دوست اور مخیّرین حضرات سے اپیل ہے کہ وہ اس عظیم دینی خدمت وصدقہ جاریہ میں زکوٰۃ، عطیات، اور صدقات کے ذریعے دل کھول کر تعاون کریں۔ کیونکہ اس پرفتن دور میں دینی مدارس سے تعاون سب سے بڑی دینی خدمت ہے۔

الداعی الی الخیر: پیر محمد افضل قادری

مہتمم جامعہ قادریہ عالمیہ و شریعت کالج طالبات سرپرست اعلیٰ: مساجد ومدارس کثیرہ

بینک اکاؤنٹ نمبر 2-8090
حبیب بینک سرگودھا روڈ گجرات

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

انقلاب نظام مصطفیٰ ﷺ کا حقیقی علمبردار

بیادگار: آفتاب طریقت وشریعت، قطب الاولیاء حضرت خواجہ پیر محمد اسلم قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اہل حق اور اہل جنت کا ترجمان

ماہنامہ

آوازِ اہل سنت

گجرات پاکستان

مئی 2005ء
ربیع الاول ربیع الآخر

زیر سرپرستی: پیشوائے اہل سنت، استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین خانقاہ قادریہ عالمیہ، مرکزی امیر عالمی تنظیم اہل سنت، مہتمم: جامعہ قادریہ عالمیہ + شریعت کالج طالبات

چیف ایڈیٹر: صاحبزادہ پیر محمد عثمان علی قادری ☆ ایڈیٹر: صاحبزادہ محمد اسلم قادری

مقام اشاعت: "مرکز اہلسنت" نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان

قیمت 10 روپے، دفتر سے مستحقین فری حاصل کر سکتے ہیں!

سلانہ ممبر شپ حاصل کرنے کیلئے پاکستان سے 120 روپے، عرب ممالک سے 50 درہم، برطانیہ ویورپ سے 10 پونڈ، امریکی ریاستوں سے 20 ڈالر منی آرڈر کریں۔

معاونین: علامہ ساجد قادری، علامہ راشد قادری، علامہ شہباز چشتی قانونی مشیر: میاں اشرف تنویر ایڈووکیٹ، چوہدری فاروق حیدر ایڈووکیٹ

اعزازی ممبران: سید فضل رضا، صاحبزادہ محمد فاروق علی، محمد جاوید اقبال، کامران محمود، شہزاد احمد، ندیم اقبال، وحید بیگ، قاضی مشتاق، خالد محمود، تعبیر عباس، قیصر شہزاد، احمد کمال، بہشت بیگ، مطلوب عالم

سرکولیشن منیجر: محمد الیاس زکی، حافظ مشتاق، محمد اشرف کمپوزنگ: بشارت محمود، آفس سیکرٹری: حافظ شبیر حسین ساہی

برائے رابطہ: دفتر ماہنامہ آوازِ اہل سنت، نیک آباد (مراڑیاں شریف) بائی پاس روڈ گجرات پاکستان
فون: 053-3521401-402 فیکس: 3511855 ای میل monthly@ahlesunnat.info

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترتیب!!!

ٹائٹل	مئی2005ء	1
ان سائڈ ٹائٹل	تعارف جامعہ قادریہ عالمیہ	2
ادارتی صفحہ	ماہنامہ ''آواز اہل سنت'' گجرات پاکستان	3
حمد ونعت	پیشکش: ''قادری نعت کونسل''	6
اداریہ	ادارہ	7
درس قرآن: نذر کا حکم، اولاد کی تربیت اور دعا کی تاثیر	مفسر قرآن علامہ جلال الدین قادری	8
ختم گیارہویں شریف اور اعتراضات کے جوابات	پیشوائے اہل سنت پیر محمد افضل قادری	11
درس حدیث: اہل حق اور گمراہ فرقے	علامہ محمد عنصر القادری	16
بعد از وصال معجزات اور کرامات	مفتی غلام حیدر نقشبندی قادری	19
دار الافتاء اہلسنت: علوم مصطفیٰ ﷺ	صاحبزادہ محمد عثمان علی قادری	22
دانش حجاز	جناب محمد دین سیالوی، برطانیہ	26
سچی حکایات	سلطان الواعظین مولانا محمد بشیر صاحب	29
شب ولادت	علامہ صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ قادری	31
اور میں مر گیا	انتخاب: صاحبزادہ سید فضل رضا سیالوی	33
نعت عظمیٰ اور فلاح دارین	علامہ صاحبزادہ محمد دلشاد حسین قادری	37
(اردو انگلش) Teachings of Islam	Allama Sajid ul Hashemi	41
خبرنامہ	نیوز ایڈیٹر علامہ ابو تراب بلوچ	42
بیک سائڈ	اشتہارات	44

ماہنامہ ''آواز اہل سنت'' میں موجود تحریریں جید علماء دین ومفتیان اسلام کی نظر ثانی کے بعد شائع ہوتی ہیں فسبحان اللہ عما یصفو

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"جامعہ قادریہ عالمیہ" نیک آباد مراڑیاں شریف کے شعبہ خواتین

شریعت کالج طالبات

کے سالانہ جلسہ میں

426 عالمات فاضلات اور حافظات کو اسناد دی گئیں

اس عظیم الشان اور بے مثل کارکردگی پر ادارہ کے سربراہ، کالج کی پرنسپل صاحبہ، معلمات، طالبات اور تمام تعاون کرنے والے احباب کو

مبارک باد

پیش کرتے ہیں۔

منجانب: الحاج محمد سعید

سعید جیولرز

خالص سونے کے جدید زیورات کی اعلیٰ ورائٹی کا انٹرنیشنل مرکز

دبئی کی مکمل ورائٹی کے ساتھ

صرافہ بازار گجرات۔ فون: 3514069

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد — نعت

حَسْبِیْ رَبِّیْ جَلَّ اللّٰہ
مَا فِیْ قَلْبِیْ غَیْرُ اللّٰہ
نُوْرِ مُحَمَّدْ صَلَّی اللّٰہ
لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

Hasbii rabbi jallallaah
Maa fii qalbii ghayrallaah
Nuur-e-Muhammad sallallaah
Laa ilaaha illallaah

اول و آخر ہے اللہ
ظاہر و باطن ہے اللہ
حافظ و ناصر ہے اللہ
لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

Awwal-o-Aakhir hai Allaah
Zaahir-o-Baatin hai Allaah
Haafiz-o-Naasir hai Allaah
Laa ilaaha illallaah

کون و مکاں میں ہے اللہ
دونوں جہان میں ہے اللہ
جسم میں جاں میں ہے اللہ
لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ

Kown-o-makaan main hai Allah
Dunoon jahaan main hai Allah
Jism main jaan main hai Allah
Laa ilaaha illallaah

نسیما جانب بطحا گزر کن
زاحوالم محمد ﷺ راخبر کن
(ہوائے دیس محبوباں دے جائیں)
(مرے احوال حضرت نوں سنائیں)

بہ برایں جان مشتاقم بہ آنجا
فدائے روضہ خیر البشر کن
(ایہہ لے جا جان میری تو مدینے)
(کریں روضے توں صدقے اس دے تائیں)

توئی سلطان عالم یا محمد ﷺ
زروئے لطف سوئے من نظر کن
(کویں اس بادشاہ نوں یا محمد ﷺ)
(مرے ولے کرم دی جھات پائیں)

مشرف گرچہ شد جامی زلطفش
خدایا ایں کرم بار دگر کن
(اگے ڈٹھا اے جامی نے اوہ جلوہ)
(خدایا اوہ دوبارہ وی دکھائیں)

پیشکش: ''قادری نعت کونسل'' نیک آباد (مراڑیاں شریف) گجرات

marfat.com

مسلمان تمام وسائل بروئے کار لاکر اپنی تعلیمی کمزوری کا تدارک کریں!!!

اداریہ

قرآن مجید میں بعثت نبوی کا ایک اہم مقصد یہ بیان کیا گیا:

"ویعلمهم الکتاب والحکمة." ("قرآن مجید" پارہ:4، سورہ العمران، آیت:164)

یعنی وہ (رسول اللہ ﷺ) انہیں کتاب (قرآن مجید) اور حکمت (علم الموجودات) کی خوب تعلیم دیتے ہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے تمام علوم بالخصوص عقائد اسلامیہ اور احکام شرعیہ کی تعلیم حاصل کرنے پر سب سے زیادہ توجہ دی۔ کیونکہ عقیدہ و عمل کی اصلاح پر ہی نجاتِ آخرت کا انحصار ہے۔ آپ نے علماء دین کو انبیاء کا وارث و جانشین قرار دے کر دین اسلام کی حفاظت و فروغ اور اشاعت کی اہم ذمہ داری علماء دین کو سونپی۔ آپ ﷺ کے وصال کے بعد صحابہ کرام اور خیر القرون کے مسلمانوں نے سب سے زیادہ توجہ تعلیم و تربیت پر مرکوز کی، جسکے نتیجے میں بڑے بڑے علماء پیدا ہوئے، جنکی بدولت غیر مسلموں میں اسلام پھیلا اور مسلمانوں کو شاندار تعلیم و تربیت میسر آئی اور مساجد و مدارس آباد ہوئے اور ان مراکزِ دین نے دین کی سربلندی کیلئے شاندار کردار ادا کیا۔

آج مساجد خانقاہوں اور مدارسِ اسلامیہ جو کہ اسلام کے اصل مراکز ہیں، میں قابل علماء اور ماہر اساتذہ کی اشد کمی ہے۔ علماء نہ ہونے کی وجہ سے مساجد میں کم پڑھے خطباء و آئمہ کام کررہے ہیں، اکثر سجادہ نشین حضرات ان پڑھ ہیں اور خود تعلیم و تربیت کے محتاج ہیں۔ مدارس میں بھی حسب ضرورت قابل اساتذہ دستیاب نہیں جس کی وجہ سے یہ مراکز دین غیر آباد ہیں اور مسلمانوں کو صحیح تعلیم و تربیت نہ ملنے کی وجہ سے بدعقیدگی اور بدعملی بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔

ان حالات میں مسلمانوں پر لازم ہے کہ ماہر علماء کی کمی کو دور کرنے کیلئے تمام ضروری اقدامات اٹھائیں۔ اس سلسلہ میں جو دینی مدارس ماہر علماء پیدا کرنے میں مخلص ہیں ایسے مدارس کی بھرپور سرپرستی کریں، علماء و طلباء کی حوصلہ افزائی کریں، اپنے ذہین بچوں کو ماہر عالم بنا کر تعلیم دین کیلئے وقف کریں۔ بلکہ مخیّر حضرات ادھر ادھر پیسہ خرچ کرنے کی بجائے کام کرنے والے علماء اور دین کی خدمت کا سچا جذبہ رکھنے والے قابل طلباء کو تلاش کرکے کھلے دل سے ان پر اپنے وسائل خرچ کریں تاکہ علماء کی کمی دور ہو اور مراکز علم مسجدیں مدارس اور خانقاہیں آباد ہوسکیں اور مسلمانوں کی تعلیم و تربیت صحیح خطوں میں ممکن ہوسکے۔ وما علینا الا البلاغ !!!

marfat.com

درس قرآن

نذر کا حکم، اولاد کی تربیت اور دعا کی تاثیر

مولانا جلال الدین قادری

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"اِذۡ قَالَتِ امۡرَاَتُ عِمۡرٰنَ رَبِّ اِنِّیۡ نَذَرۡتُ لَکَ مَافِیۡ بَطۡنِیۡ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلۡ مِنِّیۡ اِنَّکَ اَنۡتَ السَّمِیۡعُ الۡعَلِیۡمُ. فَلَمَّاوَضَعَتۡھَاقَالَتۡ رَبِّ اِنِّیۡ وَضَعۡتُھَآ اُنۡثٰی وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ بِمَا وَضَعَتۡ وَلَیۡسَ الذَّکَرُ کَالۡاُنۡثٰی وَاِنِّیۡ سَمَّیۡتُھَا مَرۡیَمَ وَاِنِّیۡۤ اُعِیۡذُھَابِکَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ."

ترجمہ: "جب عمران کی بی بی نے عرض کی: اے میرے رب! میں تیرے لئے منت مانتی ہوں جو میرے پیٹ میں ہے کہ خالص تیری ہی خدمت میں رہے، تو تو مجھ سے قبول کر لے، بے شک تو ہی ہے سنتا جانتا۔ پھر جب اسے جنا۔ بولی: اے میرے رب! یہ تو میں نے لڑکی جنی، اور اللہ کو خوب معلوم ہے جو کچھ وہ جنی، اور وہ لڑکا جو اس نے مانگا اس لڑکی سا نہیں اور میں نے اسکا نام مریم رکھا اور میں اسے اور اسکی اولاد کو تیری پناہ میں دیتی ہوں مردود شیطان سے۔

("قرآن مجید" سورہ آل عمران، آیات:35،36۔)

حضرت عمران، حضرت عیسٰی علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم علیہ الرحمہ کے والد ہیں، عمران کی بیوی حضرت حنہ تھیں، حضرت حنہ کی دوسری بہن ایشاع ہیں جو حضرت زکریا بن اذن علیہم السلام کے نکاح میں تھیں،

حضرت حنہ کے ہاں اولاد نہ تھی، ایک روز وہ درخت کے نیچے بیٹھی تھیں کہ ایک چڑیا پر نظر پڑی جو اپنے چھوٹے بچے کو چونچ سے دانہ کھلا رہی تھی، حضرت حنہ کے دل میں تمنا پیدا ہوئی کہ کاش ان کا بچہ ہوتا اور وہ اس سے دل بہلاتیں۔ اسی وقت نذر مان لی کہ اگر خدا نے اسے اولاد دی تو وہ اسے بیت المقدس میں خدمت کیلئے وقف کر دے گی۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت مریم عطا فرمائیں۔

ان دنوں دستور تھا کہ رئیس اور شریف لوگ اپنی اولاد میں سے بعض کو بیت المقدس کی خدمت کیلئے وقف کیا کرتے تھے، وقف لڑکوں کا کیا جاتا تھا مگر حضرت حنہ کے ہاں لڑکی پیدا ہوئیں، انہیں تاسف ہوا کہ وہ بیت المقدس کی خدمت کیلئے لڑکی کو کیسے وقف کر سکیں گی، کیونکہ لڑکیوں اور عورتوں کیلئے بعض ایام میں مسجد میں حاضری جائز نہیں، اس تعجب اور تاسف کا اظہار اس آیت میں۔ نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ کا عطیہ حضرت مریم کی برتری، انکی پرورش اور کمال عصمت کا بیان ہے۔

مسائل شرعیہ:

﴿۱﴾ جو افعال اللہ تعالیٰ کی عبادت اور قربت کا ذریعہ ہوں اور انکی جنس سے کوئی فعل فی نفسہ واجب اور مقصودی

marfat.com

...ت ہو، لیکن جسکی نذر مان رہا ہے وہ نفسہ اس پر لازم نہ ...ان میں کسی فعل کو اپنے اوپر قول سے لازم کرلینا ... کہلاتا ہے، اس قسم کی نذر کا پورا کرنا واجب ہے، ...ت مذکورہ بالا میں نذر پوری کرنے کی تفصیل ہے۔

مومن کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ جل مجدہ ...شاد فرماتے ہیں:

"يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ ...طِيْرًا." ("قرآن مجید" سورہ دھر، آیت:7)

ترجمہ: "اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن ...ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔"

منت کے بارے میں حضور سید الانبیاء علیہ التحیۃ ...ء ارشاد فرماتے ہیں:

ترجمہ: "جس نے اللہ کی اطاعت کے کام کی ... مانی وہ اسے ضرور پورا کرے اور جس نے اللہ کی ...انی کی منت مانی وہ اسے ہرگز پورا نہ کرے۔"

﴿۲﴾ اگر کوئی آدمی ایسے فعل کی منت مان لے جو اللہ ... کی نافرمانی ہو، مثلاً وہ نماز نہ پڑھے گا، والدین سے حسن ...ک نہ کریگا، کسی مسلمان سے قطع رحمی کرے گا، ...سی نذر کا پورا نہ کرنا واجب ہے، اگر نذر کے ساتھ قسم ... نیت کی، یا لفظ نذر والے بول کر نیت ہی صرف قسم کی ...، تو پورا نہ کرنے یا توڑنے کی صورت میں قسم کا کفارہ ...ی دے گا۔ معصیت کی قسم اجماعاً ساقط ہے۔

﴿۳﴾ اگر کوئی انسان یہ نذر مانے کہ وہ اپنی اولاد کو (یا ... میں بعض کو) اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے وقف کر دے ...س سے کوئی اور کام نہ لے گا، یا نذر مانے کہ اپنے بیٹے ...کو قرآن مجید، فقہ، حدیث، تفسیر اور دیگر علوم دینیہ کیلئے وقف کر دے گا، یہ سب نذریں جائز ہیں اور ان کا پورا کرنا لازم ہے۔ حضرت عمران کی بیوی حنہ نے اپنی اولاد کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور مسجد کی خدمت کیلئے وقف کرنے کی نذر مانی تھی جو انہوں نے پوری کر دی۔

﴿۴﴾ مساجد اور خانقاہوں میں خدام رکھنا جائز ہیں، حضرت مریم رضی اللہ عنہا بیت المقدس کی خدمت کیلئے وقف ہوئیں، ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضور نبی الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام کے وصال مبارک کے بعد انکے مزار پر انوار پر خدمت پر مامور رہیں۔ بنی اسرائیل میں عبادت گاہوں کی خدمت کیلئے لڑکوں کو وقف کیا جاتا تھا، ہماری شریعت نے اسے باقی رکھا ہے۔

﴿۵﴾ پہلے انبیائے کرام علیہم السلام کی شریعتیں جو نقل ہو کر ہمارے ہاں باقی رہیں انہیں منسوخ نہ کیا گیا، وہ اب بھی ہمارے لئے قابل عمل، واجب التعمیل ہیں۔

﴿۶﴾ نذر کا تعلق مستقبل کے ساتھ ہے، جب تک کوئی نفل یا مباح عمل اپنے اوپر لازم نہ کرے وہ واجب نہیں ہوتا، البتہ لازم کرلینے سے واجب ہو جاتا ہے۔

﴿۷﴾ ماں کو بچے کی تادیب وتربیت، تعلیم وغیرہ میں ایک نوع کی ولایت حاصل ہے۔

﴿۸﴾ باپ کی عدم موجودگی میں ماں کو بچے کا نام رکھنے کا حق حاصل ہے، عمران کی وفات کے بعد جب حنہ نے مریم کو جنم دیا تو ماں نے نام رکھا۔

﴿۹﴾ بچے کی ولادت کے ساتویں روز اسکا عقیقہ کرنا، اسکے سر کے بال منڈوانا اور اسکا نام رکھنا مستحب ہے، اگر پہلے روز ہی نام رکھ لیا جائے تو جائز ہے۔ حضرت مریم کا نام ولادت کے دن ہی رکھا گیا۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

marfat.com

ترجمہ: "ہر بچہ اپنے عقیقہ تک گروی ہے، ولادت کے ساتویں روز اسکی طرف سے جانور عقیقہ میں ذبح کیا جائے، اسکے سر کے بال منڈائے جائیں اور اسکا نام رکھا جائے۔

﴿۱۰﴾ اپنی اولاد کے اچھے نام رکھے جائیں۔ عبداللہ، عبدالرحمٰن وغیرہ اسی طرح بزرگان دین کی برکت حاصل کرنے کیلئے انکے ناموں پر نام رکھے جائیں۔ برے نام ہرگز نہ رکھے جائیں کہ برے نام کا اثر شخصیت پر پڑتا ہے۔ اسلام لانے پر اگر کسی صحابی کا نام اچھا نہ ہوتا تو حضور ﷺ اسے بدل دیتے۔ حضرت حنہ نے اپنی بیٹی کا نام مریم بمعنی عابدہ رکھا تا کہ وہ بڑی ہو کر اللہ کی عبادت میں مشغول رہے۔

﴿۱۱﴾ نذر شرعی کے جواز کی تین شرطیں ہیں :

(ا) جس شئ کی نذر مانی جائے وہ عبادت مقصودی ہو عادت نہ ہو، مثلاً کہے کہ میں اتنے نفل پڑھوں گا، یہ نذر شرعی ہے۔ اگر یہ کہے کہ میں اتنے سانس لوں گا یا رات کو سو جاؤں گا تو یہ نذر شرعی نہیں کیونکہ یہ افعال عادت ہیں۔

(ب) جس کام کی نذر مانی ہے اسکی جنس میں سے کوئی واجب ہو اور وہ کام مقصودی عبادت ہو جیسے نماز، روزہ، صدقہ۔

(ج) نذر اللہ تعالی کیلئے ہو، یا پھر اللہ کی عبادت کی نیت سے کسی بزرگ کو ثواب پہنچانے کیلئے ہو۔ جیسے کہ حدیث میں "بئر ام سعد" یعنی سعد کی ماں کا کنواں۔ یہ اللہ کی عبادت ہے لیکن اس کا ثواب ماں کیلئے ہے۔

غیر اللہ کی عبادت کیلئے نذر، نذر شرعی نہیں۔ اسکا پورا کرنا واجب نہیں، نذر شرعی کا پورا کرنا واجب ہے

﴿۱۲﴾ اپنی اولاد کی تربیت کا انتظام نہایت بہتر انداز سے کرے، لڑکی اور لڑکے کیلئے صالح رشتہ تلاش کرو، زمانہ حمل میں کثرت سے اللہ تعالی کو یاد کرو، عبادت اور دعاؤں میں مشغول رہو، بچے کی پرورش دینی ماحول میں کرو، گانوں اور فحش بکواسات سے بچے کو محفوظ رکھو۔ حضرت مریم کی ولادت، پرورش اور تربیت اس سلسلہ میں عمدہ نمونہ ہے۔

﴿۱۳﴾ دینی کاموں میں اور بالخصوص والدین کی اولاد کے حق میں دعا ایک خاص درجہ کی حامل ہے، اسلئے والدین کیلئے لازم ہے کہ اپنی اولاد کیلئے ہمیشہ دین میں سرفرازی کی دعائیں کرتے رہیں۔ حضرت حنہ کی دعا حضرت مریم رضی اللہ عنہا کے حق میں حرف بہ حرف پوری ہوئی، مولی تعالی جل مجدہ الکریم نے انہیں اور انکی اولاد کو شیطان کے مس کرنے سے بھی محفوظ فرمادیا۔ حدیث شریف میں ہے

ترجمہ: "جو بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اسے چھوتا ہے اس سے بچہ چلاتا ہے، مگر حضرت عیسی اور انکی والدہ علیہما السلام"

محبوب رب العالمین شفیع المذنبین حضور نبی کریم رؤف ورحیم آقا ﷺ نے اپنی لخت جگر خاتون جنت اور انکی اولاد کیلئے دعا کی کہ انہیں شیطان سے چھونے سے رب کریم محفوظ فرمائے، سو یہ دعا پوری ہوئی۔ طویل حدیث کا ایک جزء ہے: ترجمہ: "اے اللہ! میں فاطمہ اور اسکی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔"

﴿۱۴﴾ کسی نیک کام کرنے سے پہلے اسکی قبولیت کی دعا کی جا سکتی ہے، حنہ نے حضرت مریم کو بیت المقدس کی خدمت کیلئے بھیجنے سے پہلے نذر کے وقت اسکی قبولیت کی دعا کی، اللہ تعالی جل جلالہ نے اسے قبول فرمالیا۔

(حوالہ جات کیلئے "احکام القرآن" طبع ضیاء القرآن ملاحظہ فرمائیں!)

marfat.com

ختم گیارہویں شریف اور اعتراضات کے جوابات

استاذ العلماء
پیر محمد افضل قادری

حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سلطان الاولیاء، قطب الاقطاب، محی الدین، شیخ [illegible]ل، غوث اعظم، سید عبدالقادر جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ [illegible] رمضان المبارک 471ھ کو جیل کے علاقے میں پیدا [illegible]ئے اور 11 ربیع الاول 560 ھ کو بغداد شریف میں [illegible]صال فرماگئے۔ آپ کے والد گرامی امام الاتقیاء حضرت ابو [illegible]الح سید موسیٰ جنگی دوست رحمۃ اللہ علیہ نواسہ رسول [illegible]رت امام حسن رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہیں۔ جبکہ آپ [illegible] والدہ ماجدہ سیدہ امۃ الجبار رضی اللہ عنہا سید الشہدا [illegible]رت امام حسین رضی اللہ عنہ کی نسل سے ہیں۔

حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدائشی ولی [illegible] رامت ہیں، ماں کی گود میں تھے کہ رمضان المبارک [illegible] دنوں میں ماں کا دودھ نہ پینے جیسی کرامات کا ظہور [illegible]وع ہو گیا۔

تعلیم و ریاضت

آپ نے ابتدائی تعلیم جیل کے علاقے میں حاصل [illegible]۔ 17، 18 سال کی عمر میں مرکز علم و عرفان بغداد [illegible]یف تشریف لے گئے اور 25 سال کی عمر میں تمام مروجہ [illegible]م وفنون کی تکمیل کرکے فارغ التحصیل ہو گئے۔ اس کے [illegible] مسلسل پچیس سال مزید جنگلات اور غاروں میں مشکل [illegible] چلوں اور روحانی ریاضتوں میں مشغول رہے اور ہر طرح کے روحانی و باطنی کمالات کی تکمیل فرمائی۔

وعظ و تبلیغ واصلاح وارشاد:

521ھ کا واقعہ ہے کہ زیارت نبوی اور زیارت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مشرف ہوئے۔ نبی اکرم ﷺ نے سات بار اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے چھ بار لعاب دہن آپ کے منہ میں ڈالا اور وعظ و تبلیغ کا سلسلہ شروع کرنے کا حکم فرمایا اور مرکز ولایت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ کو قطبیت کبریٰ اور ولایت عظمیٰ کا جبہ عطافرما کر پہننے کا حکم فرمایا۔

چنانچہ اس کے بعد آپ نے درس و تدریس وعظ و نصیحت اور اصلاح وارشاد کا کام شروع کر دیا، عظیم الشان مدرسہ اور لنگر خانہ قائم کیا، بڑی بڑی مجالس (جن میں ستر ستر ہزار خواص و عوام کا اجتماع ہوتا تھا) قائم کیں، اور سلوک کے طلبہ کیلئے شاندار روحانی تربیت کا سلسلہ شروع کیا، اولیاء کاملین علماء ربانین مفتیان شرع اور قراء قرآن کی کثیر تعداد تیار کی جس کے نتیجے میں نہ صرف عراق بلکہ دنیا بھر میں آپ کے فیض یافتگان پھیل گئے اور دین اسلام کی نشاۃ ثانیہ ہوئی اور آپ محی الدین (دین کو زندہ کرنے والے) کے لقب سے مشہور ہوئے۔

کرامات

قرآن مجید اور صحیح احادیث میں کرامات اولیاء کا

marfat.com

ثبوت موجود ہے۔ سیرت نگاروں نے (جن میں بڑے بڑے محدث فقیہ اور اولیاء کاملین شامل ہیں) نے لکھا ہے کہ پہلی اور پچھلی امتوں میں کسی ولی اللہ سے اس قدر کرامات کا ظہور نہیں ہوا جس قدر کثرت اور تواتر کے ساتھ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے ہوا۔

شیخ ابن تیمیہ (تمام وہابی فرقوں کے مسلمہ پیشوا وامام) نے اپنی کتاب ''القصار'' میں لکھا ہے:

''شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی کرامات ان گنت ہیں اور متواتر روایات سے ثابت ہیں۔''

سیرت نگاروں نے لکھا ہے کہ آپ کی کوئی نشست کرامات سے خالی نہیں ہوتی تھی۔

دیو بندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب ''التذ کیر'' حصہ سوم میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی کرامت کہ آپ نے مرغی کی ہڈیوں پر ہاتھ رکھ کر فرمایا میرے حکم سے کھڑی ہو جا تو مرغی زندہ ہو گئی کا ذکر کیا ہے۔

آپ خود قصیدہ غوثیہ میں فرماتے ہیں:

بلاد الله ملكی تحت حكمی و وقتی قبل قبلی قد صفالی
نظرت الى بلاد الله جمعا كخردلة على حكم الاتصال

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی ساری کائنات میرے زیر فرمان ہے اور میرا وقت مجھ سے پہلے میرے لیے صاف تھا میں نے اللہ کی ساری کائنات کو ایک ہی وقت میں رائی کے دانہ کی مثل دیکھا۔

تمام سلاسل روحانیہ کے مشائخ آپ سے فیض یاب ہوئے

سند المحدثین حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ''اخبار الاخیار'' میں فرماتے ہیں۔

غوث اعظم دلیل راہ یقین ☆ بہ یقین رہبر اکابر دین
اوست در جملہ اولیاء ممتاز ☆ چوں پیغمبر در انبیاء ممتاز

مولانا جامی نے ''نفحات الانس'' صفحہ: 357 ...
لکھا ہے کہ جب شیخ شہاب الدین عمر سہروردی (مور...
اعلیٰ سلسلہ سہروردیہ) کو انکے چچا شیخ عبد القاہر سہرورد...
نے بارگاہ غوثیہ میں پیش کیا اور حضرت غوث الاعظم ...
ان کے سینہ پر ہاتھ پھیرا، فرماتے ہیں اسی وقت اللہ تعالیٰ ...
میرے سینہ میں علوم لدنیہ بھر دیئے اور میں علم و حکمت ...
باتیں کہنے لگا اور مجھے فرمایا تم کو آخر میں عراق میں بڑ...
شہرت حاصل ہو گی۔

اسی طرح سلسلہ چشتیہ کے مورث اعلیٰ خو...
خواجگان حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ نے بار...
غوثیہ میں حاضر ہو کر انواع واقسام کے فیوض وبرکا...
حاصل کئے اور عراق میں کام کرنے کی اجازت چاہی...
حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں نے عراق شیخ شہاب الدین سہروردی ...
دے دیا ہے، آپ ہندوستان میں دین اسلام کا کا...
کریں۔'' (''تفریح الخاطر اربلی'')

چنانچہ خواجہ خواجگان حضرت خواجہ معین الدی...
چشتی اجمیری نے ہندوستان میں لاکھوں غیر مسلموں ...
دولت اسلام سے سرفراز فرما کر ہندوستان میں اسلام ک...
زبردست اشاعت فرمائی۔

کتب معتبرہ میں ہے کہ جب حضرت غوث اعظ...
رضی اللہ عنہ نے بغداد کے محلہ حلبہ میں وعظ کرتے ہوئے...
حالت کشف میں فرمایا:

''قَدَمِيْ هٰذِهٖ عَلٰى رَقَبَةِ كُلِّ وَلِيِّ اللّٰهِ.''

marfat.com

ترجمہ: ''میرا یہ قدم ہر ولی اللہ کی گردن پر ہے''

تو خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ اس وقت خراسان کے پہاڑوں میں مجاہدات و ریاضات میں مشغول تھے) نے اپنی گردن اس قدر خم کی کہ پیشانی زمین سے چھونے لگی اور عرض کی:

''قد ماک علی راسی و عینی.''

ترجمہ: ''(اے غوث اعظم!) آپکے دونوں قدم میرے سر اور آنکھوں پر ہیں۔''

اسی وقت بغداد شریف میں حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''غیاث الدین کے بیٹے نے گردن جھکانے میں سبقت کی ہے لہٰذا وہ جلد ہندوستان کی ولایت سے سرفراز کئے جائیں گے۔'' (''مہر منیر'' اور دیگر کتب)

حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں ایک منقبت میں فرماتے ہیں:

چوں پائے نبی شد تاج سرت تاج ہمہ عالم شد قدمت
اقطاب جہاں در پیش ودت افتادہ چوں پیش شاہ گدا

خواجہ خواجگان حضرت خواجہ شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''فرمان غوث اعظم ''قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ'' اللہ تعالیٰ کے امر سے تھا۔'' (''انوار شمسیہ'' صفحہ 9،7)

شیخ عبد اللہ بلخی نے ''خوارق الاحباب فی معرفۃ الاقطاب'' میں لکھا ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں فرمایا:

''157 سال بعد بخارا میں ایک محمدی المشرب شخص محمد بہاؤ الدین نقشبندی نامی پیدا ہو گا جو ہم سے ایک خاص نعمت پائے گا۔''

چنانچہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے جب میدان سلوک میں قدم رکھا اور حضرت خضر علیہ السلام کے اشارے پر حضرت غوث الاعظم کی طرف متوجہ ہو کر ''الغیاث الغیاث یا محبوب سبحانی'' پکارتے ہوئے سو گئے تو خواب میں زیارت غوثیہ اور فیوض و برکات سے مشرف ہوئے

''تفریح الخاطر اربلی'' اور دیگر کتب معتبرہ میں ہے کہ حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمان غوثیہ ''قدمی ھذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ'' کے بارے میں استفسار کیا گیا تو آپ نے بلا توقف فرمایا:

ترجمہ: ''آپکا قدم میری آنکھ اور دل پر ہے۔''

حضرت خواجہ بہاؤ الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے مندرجہ ذیل اشعار آج بھی غوث اعظم رضی اللہ علیہ کے مزار شریف پر لگے ہوئے ہیں:

بادشاہ ہر دو عالم شاہ عبد القادر است
سرور اولاد آدم شاہ عبد القادر است
آفتاب و مہتاب و عرش و کرسی و قلم
نور قلب از نور اعظم شاہ عبد القادر است

(''بہجۃ الاسرار''، ''قلائد الجواہر'')

تفسیر روح المعانی میں ہے کہ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ کے سرتاج امام ربانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی نے قطبیت کبریٰ کا مقام حضرت امام مہدی کے ظہور تک حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مختص کیا ہے۔ حضرت مجدد اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

''وصول فیوض و برکات دریں راہ بہر کہ باشد از

marfat.com

اقطاب و نجباء بتوسط شریف او مفہوم می شود چہ ایں مرکز غیر اور امیسر نہ شد ازیں جاست کہ فرمود۔

افلت شموس الاولین و شمسنا
ابداً علیٰ افق العلی لا تغرب

("مکتوبات امام ربانی" جلد سوم)

ترجمہ: اس راہ میں فیوض وبرکات کا وصول تمام قطبوں اور نجیبوں کو آپ کے وسیلے سے ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ مرکزی مقام آپ کے سوا کسی کو حاصل نہیں اسی وجہ سے آپ نے فرمایا: اگلوں کے آفتاب ڈوب گئے لیکن ہمارا سورج بلندی کے آفاق پر ہمیشہ چمکتا رہیگا اور کبھی غروب نہیں ہوگا"

علماء دیوبند کے پیرومرشد حاجی محمد امداد اللہ مہاجر مکی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں کہتے ہیں:

خداوندا بحق شاہ جیلاں
محی الدین و غوث و قطب دوراں
بکن خالی مرا از ہر خیالے
و لیکن آں کہ زو پید است حالے

خلاصہ کلام یہ ہے کہ تمام سلاسل روحانیہ کے مشائخ بلاواسطہ یابالواسطہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کے فیوض وبرکات سے مستفید ہوئے ہیں اور پوری دنیا حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے فیض وبرکت سے مستنیر ہے۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا۔

تو ہے وہ غوث کہ ہر غوث ہے شیدا تیرا
تو ہے وہ غیث کہ ہر غیث ہے پیاسا تیرا
تجھ سے اور دہر کے اقطاب سے نسبت کیسی
قطب خود کون ہے خادم تیرا چیلا تیرا

ختم گیارہویں شریف

ختم گیارہویں شریف ایک کثیر الفوائد تر[بیتی] نظام ہے جو تلاوت قرآن مجید، نعت خوانی، وعظ و نصیحت تبلیغ دین، ذکر و فکر و مراقبہ، تزکیہ نفس، خواص و عوا[م] کیلئے لنگر عام، صالحین سے ملاقات، ایصال ثواب صلو[ۃ] وسلام اور دعاؤں جیسے امور خیر پر مشتمل ہے۔

شیخ المشائخ حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ ال[لہ] علیہ کا ارشاد ہے کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ بذا[ت] خود ہرماہ کی گیارہویں تاریخ اس تقریب کو منعقد فرماتے۔

نیز فرماتے ہیں کہ بعض علماء کے نزدیک حضر[ت] غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی یہ تقریب حضور [نبی] پاک ﷺ کے عرس کی غرض سے ہوتی تھی۔

("انتخاب مناقب سلیمانی" صفحہ:130)

بعد ازاں 11 ربیع الآخر 560ھ کو حضور غو[ث] الاعظم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو آپکے سجادہ نشینوں نے 11 تاریخ ختم شریف کا سلسلہ جاری رکھا۔

چنانچہ سند المحدثین حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "ملفوظات عزیزی" صفحہ:62 میں فرماتے ہیں:

"حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک پر گیارہویں تاریخ کو بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابرین جمع ہوتے، نماز عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت کرتے اور حضرت غوث اعظم کی مدح میں قصائد و منقبت پڑھتے، مغرب کے بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے ارد گرد مریدین حلقہ بگوش بیٹھ کر ذکر جہر کرتے، اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہوجاتی، اسکے بعد طعام شیرینی جو تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی

marfat.com

ر نماز عشاء پڑھ کو لوگ رخصت ہو جاتے۔"

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنی کتاب "ماثبت بالسنہ" میں ختم گیارہویں ریف پر کلام فرمایا ہے اور ذکر کیا ہے کہ ان کے استاد ر پیر و مرشد امام عبدالوہاب متقی رحمۃ اللہ علیہ اور انکے شائخ عظام بھی گیارہویں تاریخ کو ختم دلاتے تھے۔ نیز ھا ہے کہ ہمارے ملک (ہندوستان میں) حضرت غوث ظم رضی اللہ عنہ کی اولاد اور مشائخ عظام میں گیارہویں ریخ متعارف ہے۔

یخ المشائخ حضرت مرزا مظہر جان جاناں کا مشاہدہ

سند المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ علیہ "کلمات طیبات" فارسی صفحہ:78 میں فرماتے ہیں:

" مکتوبات حضرت مرزا مظہر جان جاناں علیہ ۃ میں ہے کہ میں نے خواب میں ایک وسیع چبوترہ دیکھا جس میں بہت سے اولیاء اللہ حلقہ باندھ کر مراقبہ میں ں اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبند دوزانو اور ضرت جنید تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں۔ استغناء ماسوا اللہ اور کیفیات فنا آپ میں جلوہ نما ہیں، پھر یہ سب حضرات ڑے ہو گئے اور چل دیے۔ میں نے ان سے دریافت کیا ۔ یہ کیا معاملہ ہے تو ان میں سے کسی نے بتایا کہ امیر مومنین حضرت علی المرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ تشریف ئے آپ کے ساتھ ایک گلیم پوش، سر اور پاؤں سے ہنہ ژولیدہ بال ہیں۔ حضرت علی نے انکے ہاتھ کو نہایت ت اور عظمت کے ساتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو جواب ملا کہ یہ خیر تابعین حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر ایک حجرہ شریف ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی۔ یہ تمام باکمال بزرگ اس میں داخل ہو گئے۔ میں نے اس کی وجہ دریافت کی تو ایک شخص نے کہا:

ترجمہ: "آج حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کا عرس (گیارہویں شریف) ہے عرس پاک کی تقریب پر تشریف لے گئے ہیں۔"

ختم گیارہویں کے خلاف اعتراضات

1۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وان لیس للانسان الا ماسعی" یعنی نہیں ہے انسان کیلئے مگر جو اسنے کوشش کی۔ لہٰذا اس آیت کی رو سے کسی مسلمان کی دعا یا کسی مسلمان کے عمل سے دوسرے مسلمان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔

2۔ ختم گیارہویں کی مروجہ صورت عہد نبوی اور عہد صحابہ میں نہ تھی، لہٰذا یہ بدعت و گمراہی اور دین میں اضافہ ہے

3۔ گیارہویں کی تاریخ اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے مقرر نہیں کی۔ لہٰذا یہ بھی بدعت اور دین میں اضافہ ہے۔

4۔ ختم گیارہویں میں "یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیأ للہ" اور "امداد کن امداد کن" جیسے کلمات شرکیہ ہیں۔ کیونکہ مردوں سے امداد مانگنا یا کسی کو غائبانہ پکارنا شرک ہے۔

7۔ غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز شرک ہے۔ جب کہ کہا جاتا ہے یہ غوث اعظم کی نیاز ہے۔

6۔ "وما اہل بہ لغیر اللہ" یعنی اور (حرام کیا اس چیز کو) جس پر خدا کے سوا کسی اور کا نام پکارا جائے۔ لہٰذا گیارہویں پر غوث اعظم کا نام پکارنے کی وجہ سے یہ حرام ہے۔

7۔ غوث اعظم کا معنیٰ ہے سب سے بڑا فریادرس۔ یہ کلمہ شرکیہ ہے کیونکہ سب سے بڑا فریادرس اللہ تعالیٰ ہے۔

☆ ان اعتراضات کے جوابات ماہ جون کے شمارے میں ملاحظہ فرمائیں! ☆

marfat.com

درس حدیث

علامہ محمد عنصر القادری

اہل حق اور گمراہ فرقے

☆ گزشتہ سے پیوستہ ☆

شرح مواقف میں ہے کہ اصل میں کل فرقے یہ آٹھ ہیں، بقیہ ان کی شاخیں ہیں:

معتزلہ ان کے بیس فرقے ہیں۔
شیعہ ان کے بائیس فرقے ہیں۔
خوارج انکے بیس فرقے ہیں۔
مرجۂ ان کے پانچ فرقے ہیں۔
نجاریہ ان کے تین فرقے ہیں۔
جبریہ ان کا ایک فرقہ ہے۔
مشبہ ان کا ایک فرقہ ہے۔
جنتی گروہ یعنی اہل سنت وجماعت۔

ان میں سے بعض وہ ہیں جن کا اب نام ونشان ہی نہیں رہا۔اور بعض وہ ہیں جن کی اصل شکل کچھ کمی وبیشی کے ساتھ موجود ہے۔ اور بعض وہ ہیں جن کے نظریات دوسرے نام سے موسوم جماعتوں میں دکھائی دیتے ہیں اور ان کے علاوہ بھی کئی نئے فرقے پیدا ہوگئے ہیں جیسے چکڑالی، پرویزی، نیچری، وہابی (غیر مقلد و دیوبندی) وغیرہم

اب ان کے نظریات کو مختصراً پیش کیا جاتا ہے تا کہ قارئین کو حق وباطل میں امتیاز کرنے میں مشکل پیش نہ آئے۔

معتزلہ: ان کا کہنا ہے کہ انسان اپنے افعال کا خود خالق ہے (حالانکہ قرآن میں واضح طور پر ارشاد ہے: **واللہ خلقکم وما تعملون**۔ یعنی اللہ نے تم کو بھی پیدا کیا ہے اور تمہارے اعمال کو بھی)۔

انہوں نے اپنا لقب اصحاب عدل وتوحید مقرر کیا ہے۔ عدل ان کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پر مطیع کو ثواب اور عاصی کو عذاب دینا واجب ہے۔اور توحید ان کی یہ ہے کہ صفات الوہیت کی نفی کرتے ہیں۔ کہتے ہیں بے شک اللہ عالم بھی ہے قادر بھی ہے اور بصیر بھی مگر صفت علم، قدرت اور بصارت اس کو حاصل نہیں۔

مطلب ان کا یہ ہے صفات الٰہی ذات الٰہی کا عین ہے (جبکہ یہ گمراہی ہے)۔ ان کا کہنا ہے کہ اللہ کا کلام مرکب ہے حروف اور آواز سے اور حادث ہے قدیم نہیں۔ قرآن کو مخلوق کہتے ہیں اور کلام نفسی اور کلام لفظی میں فرق نہیں کرتے۔ دیدار الٰہی کے منکر ہیں۔ عذاب قبر، شفاعت، میزان، صراط علامات قیامت کے بھی منکر ہیں۔ یاجوج، ماجوج اور دجّال کے خروج کے قائل نہیں۔ انکے نزدیک مرتکب کبیرہ نہ مومن ہے نہ کافر بلکہ انکے درمیان میں ایک واسطہ قرار دیتے ہیں۔اور انبیاء میں باہمی تفضیل کے بھی قائل نہیں۔ سب نبیوں کو برابر اور ہم

marfat.com

مرتبہ جانتے ہیں اور حضور ﷺ کی فضیلت بھی دوسرے انبیاء پر نہیں مانتے۔ ان کے نزدیک عبادت کا ثواب فاعل کے غیر کو نہیں پہنچتا۔ چاہے عبادت مالی ہو یا بدنی، چاہے مرکب ہو بدن اور مال سے۔ کیونکہ قضاو قدر بدل نہیں سکتے اور دعا کو بھی لغو قرار دیتے ہیں۔ ان کے مشہور فرقے ہیں: واصلیہ یا حسینیہ، ہذیلیہ، اسواریہ، اسکافیہ۔

شیعہ: یہ داماد مصطفیٰ، عم زاد مصطفیٰ، فاتح خیبر، خلیفہ چہارم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی محبت میں افراط کرتے ہیں۔ خلفاء ثلاثہ کی خلافت کے منکر ہیں۔ اور صحابہ کرام پر لعنت اور سب وشتم بھی کرتے ہیں۔ ان کے بہت سے فرقے ہیں اور عجیب وغریب نظریات رکھتے ہیں۔ بعض وہ ہیں جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ کی الوہیت کے قائل ہیں (معاذ اللہ)۔ بعض حضرت جبرائیل کی خطا کے قائل ہیں وحی لانے میں۔ بعض ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر قذف لگاتے ہیں، ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت کا انکار کرتے ہیں۔ بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد تین یا چھ صحابہ کرام کے علاوہ سب مرتد ہو گئے تھے۔ اور صحابہ کی تکفیر کرتے ہیں۔

تمام شیعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ امامت نص سے ثابت ہے اور امامت نص ہے اور آئمہ معصوم ہیں غلطی و سہو اور خطا سے (سوائے زیدیہ فرقہ کے) اور حضرت علی تمام صحابہ سے افضل ہیں۔ بعض کا کہنا ہے کہ جس نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ کی وہ کافر ہے۔ بعض جماعت کو مسنون نہیں سمجھتے۔ اور ان کے نزدیک موزوں پر مسح جائز نہیں، اجماع کے بھی منکر ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ میں بغیر معاون کے نبوت کی قدرت نہ تھی۔ ان کے نزدیک امامت، نبوت و رسالت سے بلند تر ہے اور بارہ اماموں کو نبیوں اور رسولوں سے افضل قرار دیتے ہیں۔ تقیہ کرنا، ایمان اور اسلام کا حصہ سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک لفظ واحد سے تین طلاقیں واقع نہیں ہو سکتی۔

شرح مسلم الثبوت میں بحر العلوم لکھتے ہیں:

ان کا اعتقاد یہ ہے کہ گناہ بندے کی قدرت سے صادر ہوتے ہیں اور حسنات اللہ کی قدرت سے، اس لئے کہ برائی کا پیدا کرنا قبیح ہے پس ان کے نزدیک دو خالق ہیں۔ ایک خالق خیر اور دوسرا خالق شر۔

تمام شیعہ کرامات اولیاء کے منکر ہیں۔ اور اپنے آئمہ کی کرامات کو معجزات کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں۔ بعض شیعہ فرقے رجعت کے قائل ہیں، ان کا کہنا ہے کہ رجعت دو قسم کی ہے:

1. رجعت بعد موت کے ہوتی ہے۔ یعنی بعض کا اعتقاد یہ ہے کہ ان کا امام دنیا میں پھر آئے گا۔

2. رجعت غیبت کے ہوتی ہے۔ چنانچہ بعض کا کہنا ہے کہ امام مرا نہیں غائب ہو گیا ہے۔ پھر آ کر زمین کو عدل سے بھر دے گا۔

اور بعض کہتے ہیں کہ انبیاء اور آئمہ خدا ہیں یا خدا نے انبیاء اور آئمہ میں حلول کیا ہے۔ اور ابن سبا نے دو بدو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہا تھا:

''انت الالہ۔'' یعنی تم خدا ہو۔

اور اسکا کہنا تھا کہ حضرت علی بعد موت کے پھر دنیا میں آئیں گے۔ اور اس کا کہنا تھا کہ بادل میں آتے

marfat.com

ہیں، رعد اُن کی آواز ہے، برق ان کا چابک ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکو ایسا کہنے سے منع کیا۔ اسکے انکار پر اس کو قید کیا۔ پھر بھی باز نہ آیا تو اُسے اور اسکے ساتھیوں کو آگ میں جلانے کا حکم دیا، جب آگ میں ڈالنے لگے تو انہوں نے کہا ہمارا اعتقاد اور بھی مضبوط ہو گیا ہے کہ آگ سے عذاب دنیا سوائے خدا کے کسی کو زیبا نہیں۔ اسلئے ہمیں یقین ہے کہ آپ خدا ہیں۔

اس طرح کہ اور بھی بہت سے عقائدہ فاسدہ اور کفریہ رکھتے ہیں انکے مشہور فرقوں میں سے بعض یہ ہیں:

علاۃ، کیسانیہ، اسماعلیہ، زیدیہ، امامیہ، سبائیہ، کاملیہ یا کمیلیہ، مغیریہ، بنانیہ، جناحیہ، منصوریہ، خطابیہ، معمریہ، غرابیہ، زبابیہ، اثناعشریہ، رزامیہ، نصیریہ، علویہ، مختاریہ، عباسیہ، قرامطہ، مہدویہ وغیرہم۔

خوارج: یہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کافر کہتے ہیں اور ان صحابہ کو جنہوں نے باہم لڑائی کی جیسے، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عثمان، اور عمرو بن عاص رضوان اللہ علیہم اجمعین کو بھی کافر کہتے ہیں۔ گناہ کبیرہ بلکہ گناہ صغیرہ کے مرتکب کو بھی کافر کہتے ہیں۔ حضرت علی اور حضرت معاویہ کے مابین لڑائی میں حضرت معاویہ کو حق پر جانتے ہیں۔ اور حضرت علی کے خلیفہ ہونے پر ''ان الحکم الا للہ'' کا نعرہ انہوں نے بلند کیا۔ قیاس کے بھی منکر ہیں اور اجماع کا بھی انکار کرتے ہیں۔ خوارج کا مذہب یہ ہے کہ چار حالتوں میں اہل قبلہ کا خون مباح ہے:

۱۔ جب کبیرہ کا ارتکاب کرے
۲۔ کوئی بدعت اس سے حادث ہو
۳۔ سلطان سے بغاوت کرے
۴۔ فرائض کو ترک کرے اور ترک کو حلال جا

ابن تیمیہ کا کہنا ہے امت محمدی میں جس نے س سے پہلے تکفیر کرنا شروع کی وہ معتزلہ اور خوارج ہیں۔ ا کے مشہور فرقوں میں بعض یہ ہیں: یھسیہ، مرادسیہ، ازراق نجدات، اصفریہ، اباضیہ، حفصیہ، یزیدیہ، حارثیہ، عباد حمزیہ، شعبیہ، حازمیہ، رشیدیہ، شیبانیہ، مکرمیہ وغیرہم۔

مرجئہ: ان کا نظریہ یہ ہے کہ ایمان ہوتے ہوئے کوئی گناہ نقصان نہیں دیتا۔ جس طرح ہ کفر کے کوئی طاعت نفع نہیں دیتی۔ ان کا عقیدہ یہ ہے اگر بندے نماز نہ پڑھیں، نہ روزہ رکھیں تب بھی ایمان ا کو نجات دے گا۔ اور ان کا قول یہ ہے کہ کوئی شخص روزے رکھے، نہ نماز پڑھے، نہ غسل کرے اور کعبہ توڑ دے۔ ماں کے ساتھ نکاح کرلے پھر بھی وہ جبر و میکائیل کے ایمان پر ہے۔

اور ان کی رائے یہ ہے کہ دوزخی جب دوز میں ڈالے جائیں گے تو وہاں بغیر عذاب کے رہیں گے ج طرح مچھلیاں پانی میں رہتی ہیں اور ان کا قول یہ بھی ہے ک اللہ تعالیٰ کفار کو بھی ہمیشہ دوزخ میں نہ رکھے گا۔ ان ک بعض کا کہنا ہے کہ حج فرض ہے مگر یہ معلوم نہیں ک کعبہ کہاں ہے، ہو سکتا ہے وہ مکہ میں نہ ہو کسی اور جگہ ہ اور محمد ﷺ رسول ہیں مگر یہ نہیں معلوم کہ جو محمد ﷺ مدینے میں تھے وہی ہیں یا کوئی اور تھے۔ خنزیر کا گوشت حرام ہے مگر یہ تحقیق نہیں کہ جس جانور کو عرف میں خنزیر قرار دے کر حرام کیا گیا ہے یہ وہی جانور ہے یا کوئ اور ہے۔

﴿ باقی آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں! ﴾

marfat.com

علامہ مفتی غلام حیدر نقشبندی قادری

بعد از وصال معجزات اور کرامات

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات اور اولیاءاللہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی کرامات ان کے وصال شریف کے بعد بھی رونما ہوسکتی ہیں۔ کیونکہ انبیاء کرام کو معجزات عطا فرمانے میں بہت سی حکمتیں ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں:

- انبیاء کرام کی تائید
- ان کے سچا ہونے کی دلیل
- ان کے متقرب الی اللہ تعالیٰ ہونے کی علامت
- باطل پرستوں کا رد
- ان کی عظمت شان کا اظہار
- عام انسانوں یعنی غیر انبیاء سے امتیازی صفات کا حامل ہونے کا اظہار
- انکی شریعت کی درستگی کا بیان۔ وغیرہ وغیرہ

اور ظاہر ہے کسی بھی نبی علیہ السلام کے وصال کے بعد بھی ان مذکورہ چیزوں کی اتنی ہی اشد ضرورت ہے جتنی ان کی حیات ظاہری میں اور یہ سب حکمتیں ان کے وصال کے بعد قائم وموجود رہتی ہیں لہٰذا معجزات بھی وصال کے بعد رونما ہوسکتے ہیں۔ ہم ابھی ذیل میں اس کے دلائل اور مثالیں ذکر کریں گے۔

اور اولیاء کرام کو کرامات عطا ہونے میں بھی کئی حکمتیں ہوتی ہیں جن میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ جس نبی علیہ السلام کے زمانہ اور شریعت کا ولی ہے اس نبی کی حقانیت کا ثبوت۔ یعنی ولی کی کرامت سے یہ بات ثابت ہو جاتی ہے جس نبی علیہ السلام کا وہ پیروکار ہے وہ نبی برحق ہے اور اس کی شریعت سچی ہے ورنہ اس کے پیروکار کو یہ کرامت اور بزرگی حاصل نہ ہوتی کیونکہ باطل پرست کے ہاتھ پر کرامت ظاہر نہیں ہوسکتی۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیں کہ ولی کی کرامت نبی علیہ السلام کی حقانیت کا معجزہ ہوتی ہے۔ یہ سارا مسئلہ شرح عقائد کی ''مبحث الکرامات'' اور ''کشف المحجوب'' مصنف حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے اثبات کرامت کے باب میں اور ''حجۃ اللہ علی العلمین فی معجزات سید المرسلین'' صفحہ نمبر ۸۴۹ طبع فیصل آباد، میں لکھا ہے۔

2۔ ولی کی عظمتِ شان کا اظہار

3۔ شریعت کی کماحقہ فرمانبرداری کرنے والوں کے لیے بشارت

marfat.com

4۔ ولی کے قرب خداوندی پر فائز ہونے کی علامت
5۔ معجزہ و کرامت دونوں کو کسی برحق ہستی پر ظاہر کر کے قدرت خدائے ذوالجلال والا کرام کا اظہار وغیرہ۔
اور ظاہر ہے کہ وصال ولی کے بعد بھی یہ حکمتیں مفقود نہیں ہوتیں بلکہ موجود رہتی ہیں لہٰذا ولی اللہ کے وصال کے بعد بھی اس کی کرامات رونما ہو سکتی ہیں۔

اب ہم پہلے انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد ان سے ظاہر ہونے والے بعض معجزات کا حدیث پاک کے حوالوں سے بیان کرتے ہیں پھر بعض میں حدیث پاک ہی کے حوالے سے ولی اللہ کے وصال کے بعد اس کی ظاہر ہونے والی کرامات کا ذکر کریں گے۔ جو کہ اس مسئلہ کے دلائل کے ساتھ ساتھ مثالیں بھی بن جائیں گے۔ وباللہ التوفیق!

☆ ''عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من الانبياء من نبى الا قد اعطى من الايات ما مثله آمن عليه البشر وانما كان الذى اوتيت وحيا اوحىٰ الله الى فارجو ان اكون اكثرهم تابعاً يوم القيمه.''

(رواہ البخاری فی صحیحہ فی کتاب فضائل القرآن، ورواہ مسلم فی صحیحہ فی کتاب الایمان فی باب وجوب الایمان برسالۃ نبینا محمد ﷺ)

ترجمہ:

''حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء میں سے کوئی نبی نہیں مگر اس کو اتنے معجزات عطا فرمائے گئے ہیں جس قدر لوگ اس پر ایمان لائے ہیں اور بے شک مجھے جو (سب سے عظیم) معجزہ عطا فرمایا گیا ہے وہ وحی (یعنی قرآن و سنت) ہے جو مجھے اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی ہے پس میں امید کرتا ہوں کہ قیامت کے دن تمام انبیاء سے بڑھ کر میرے ماننے والے ہوں گے۔''

فائدہ:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ہر نبی کو معجزات عطا ہوئے ہیں اور یہ کہ ہر نبی کو اس پر ایمان لانے والوں کے لحاظ سے معجزات عطا ہوئے ہیں۔ اور یہ بات معلوم ہے کہ نبی علیہ السلام کے وصال کے بعد بھی آپ کی شریعت کے زمانے تک اور شریعت کے مطابق بعد کے زمانے تک بھی لوگ ایمان لاتے رہے ہیں۔ تو ظاہر ہے کہ ان انبیاء کو معجزات بھی ان کے وصال کے بعد رونما ہوتے رہے ہیں۔

اور دیکھیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کا سب سے عظیم معجزہ قرآن حکیم ہے جو کہ اب تک بلکہ تا قیامت بلکہ تا ابد الاباد اپنی حقانیت کے معجزات ظاہر کرتا رہے گا جیسے کہ آپ ﷺ کی حیات ظاہری میں کرتا رہا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل اور مثال ہو سکتی ہے کہ ہمارے آقا حضرت مدنی تاجدار سید الابرار ﷺ کے وصال کے بعد آپ کے معجزہ کی رونمائی کی کہ لگاتار سعادت مند لوگ اس معجزہ عظیم کی رونمائی کی حقانیت کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہوئے آمنا و صدقنا کا اقرار کرتے چلے جا رہے ہیں اور کرتے جائیں گے۔

کیا آپ نہیں دیکھتے کہ آپ ﷺ کے وصال کے بعد یہ قرآن و سنت کا ہی معجزہ ہے کہ خوش نصیب حضرات ان کو مانتے چلے جا رہے ہیں۔ تو کیا یہ معجزہ آپ کے وصال کے بعد رونما نہیں ہو رہا؟

marfat.com

☆ قالت (ام المؤمنين عائشة رضى الله تعالىٰ عنها) لما ارادو غسل النبى صلى الله عليه وسلم قالوا ما ندرى انجرد رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثيابه كما نجرد مو تانا ام نغسله وعليه ثيابه فلما اختلفو القى الله عليهم النوم حتى ما منهم رجل الا وذقنه فى صدره ثم كلمهم مكلم بن ناحية البيت لا يدرون من هو: ان اغسلو النبى صلى الله عليه وسلم وعليه ثيابه.“

(رواہ ابوداؤد فی سننہ فی کتاب الجنائز)

ترجمہ: ”حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب صحابہ کرام نے حضور نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس واطہر کو غسل پیش کرنے کا ارادہ کیا تو کہنے لگے پتہ نہیں رسول اللہ ﷺ کو لباس مبارک جسم اقدس سے علیحدہ کرکے غسل پیش کرنا ہے جیسے ہم لوگ اپنے فوت شدگان کو کپڑے اتار کر غسل دیا کرتے ہیں یا لباس شریف سمیت غسل دینا ہے؟ پس، جب صحابہ کا اس مسئلہ میں (سوچ وبچار کرتے ہوئے) اختلاف ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر نیند (نما بے ہوشی) ڈال دی حتیٰ کہ ان میں سے ہر آدمی کی ٹھوڑی اپنے سینہ سے جا لگی پھر گھر کے ایک کونے سے کسی (غائبانہ) کہنے والے نے کہا جس کو صحابہ نہ جانتے تھے کہ وہ کون ہے: حضور نبی پاک ﷺ کو لباس سمیت غسل پیش کرو۔۔“

دیکھیں! یہ صحابہ کرام پر اچانک نیند کی غشی آنا اور غائب سے غسل مبارک کی کیفیت کی تعلیم کی آواز آنا حضور اکرم ﷺ کا وصال شریف کے بعد کا معجزہ نہیں تو اور کیا ہے؟

☆ ”قال ابو الجوزاء قال قحط اهل المدينة قحطا شديدا فشكو الى عائشة رضى الله تعالىٰ عنها. فقالت انظروا قبر النبى صلى الله عليه وسلم فاجعلوا منه كواً الى السمآء حتى لا يكون بينه و بين السماء سقف. قال ففعلوا فمطروا مطرا حتى نبت العشب وسمنت الابل حتى تفتقت من الشحم فسمى عام الفتق.“

(رواہ الدارمی فی سننہ فی باب ما اکرم اللہ تعالیٰ نبیہ ﷺ بعد موتہ)

ترجمہ: ”حضرت ابوجوزا کہتے ہیں کہ اہل مدینہ کو سخت قحط آیا تو انہوں نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ کے دربار میں شکایت کی تو مائی صاحبہ نے فرمایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی قبر پاک کی زیارت کرو پس اس (حجرہ پاک) میں آسمان کی طرف ایک روشن دان کے نیچے کھڑے ہو جاؤ اس طرح کہ آسمان اور روشن دان کے درمیان چھت شریف نہ آئے (اور وہاں دعا کرو اور نزول رحمت کا نظارہ دیکھو) پس صحابہ نے ایسا ہی کیا تو خوب بارشیں ہوئیں حتیٰ کہ گھاس اگی اور اونٹ اس قدر موٹے ہوگئے کہ چربی سے پھٹ گئے پس اس سال کا نام عام الفتق رکھا گیا۔

غور کریں کہ وصال شریف کے بعد ہمارے حضور پر نور کا یہ کتنا بڑا معجزہ ہے!!!

(دوسری اور آخری قسط آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں!)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دعاء برائے مرحومین!!!

جتنے بھی مسلمین مسلمات اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، ہم سب کیلئے دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کے درجات مزید بلند فرمائے اور ان پر اپنے فضل اور رحمت کا خصوصی نزول فرمائے۔ آمین! (ادارہ)

marfat.com

قرآن وسنت کی روشنی میں سوالوں کے مدلل جوابات پر مشتمل

دار الافتاء اہلسنت

آیات قرآن اور احادیث صحاح ستہ سے مزین، گنبد خضریٰ کے سائے تلے، ریاض الجنت میں، مسجد نبوی کے اندر سبز جالی کیساتھ بی
کر حجرہ نبوی کو بوسہ دیکر آتی ہوئی فضامیں ترتیب دی گئی "محمد عثمان افضل قادری" کی تصنیف "عقائد اہل جنت" کا ایک با

علوم مصطفیٰ ﷺ

سوال:
نبی پاک ﷺ کو کون کون سے علم دیئے گئے۔
ان کی تعداد کیا ہے؟ ماسٹر خضر حیات حیدری، کھاریاں

جواب:
اللہ نے نبی ﷺ کو تمام علوم عطا فرمائے!

☆ اللہ رب العالمین ارشاد فرماتے ہیں:
"وانزل الله عليك الكتب والحكمة وعلمك ما لم تكن تعلم.
ترجمہ: "اور اللہ نے تم پر کتاب اور حکمت اتاری اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔" حوالہ:1
آیت بالا میں "ما" کے عموم اور عدم استثناء سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو تمام علوم عطا فرمادیئے ہیں۔

اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کو لامحدود علوم عطا فرمائے!

قرآن پاک میں ہے:
☆ "وعلمك ما لم تكن تعلم وكان فضل الله عليك عظيما."
ترجمہ: "اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جا[نتے] تھے اور اللہ کا تم پر بڑا فضل ہے۔" حوالہ:2
غور کرنے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قر[آن] پاک میں ساری دنیا کے سامان کو "قلیل" قرار دیا ہے جب کوئی دنیا دار اس قلیل کا اندازہ نہیں کر سکتا تو میرے محبوب اکرم ﷺ کے کمالات وعلوم جنہیں "فضل عظیم" فرمادے، ان کی حدبندی کیسے کی جاسکتی۔
☆ قرآن مجید پارہ:1، سورہ بقرہ آیت:31 میں۔
"وعلم آدم الاسماء كلها ثم عرضهم ع[لى] الملائكة." حوالہ:3
ترجمہ: "اور اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو [تمام] اشیاء کے نام سکھائے، پھر سب اشیاء ملائکہ پر پیش کیں۔
کتب تفاسیر میں اس آیت کے تحت ہے:
"آدم علیہ السلام کو فقط چیزوں کے نام ہی نہ بتا[ئے] گئے تھے بلکہ ان کی حقیقتیں اور خاصیتیں اور نفع و نقصان ا[ور] ان کا طریقہ استعمال اور انکے بنانے کے طریقے غرض یہ

حوالہ 1: "قرآن مجید" پارہ نمبر 5، سورہ نساء، آیت نمبر 113.
حوالہ 2: "قرآن مجید" سورہ نساء، آیت نمبر 113، پارہ نمبر 5.
حوالہ 3: "قرآن مجید" پارہ نمبر 1، سورہ بقرہ، آیت نمبر 31.

marfat.com

ہر چیز کے سارے حالات بتا دیئے گئے، اور کیونکہ ہر حال چیز کی علامت ہوتا ہے، اس لئے وہ سب بھی اسماء میں داخل ہیں۔ ان سب تفاصیل کا علم اس لئے ہے کہ صرف علم ذات بتانے سے علم کامل نہیں ہوتا اور نہ خلافت کا مقصود حاصل ہوتا ہے اس لئے سب کچھ بتا دیا گیا۔

نیز لفظ ''کلھا'' میں بہت گنجائش ہے، جس طرح ''خالق کل شی'' سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا ہر چیز کا خالق ہے، اسی طرح ''کلھا'' سے معلوم ہوا کہ کوئی نام بھی آدم علیہ السلام کے علم سے نہ بچا۔

اور ''ثم عرضھم'' سے معلوم ہوا کہ صرف غائبانہ نام ہی نہ بتائے گئے تھے بلکہ دکھائی دی جانے والی اشیاء دکھائی بھی گئیں تھیں، یعنی جو چیزیں قیامت تک کبھی بھی پیدا ہونیوالی تھیں مثلاً جدید ایجادات وغیرہ یہ سب چیزیں انکو دکھا کر انکے نام اور ان کے حالات بتادئے گئے اور پھر ان سب چیزوں کو فرشتوں کے سامنے پیش کیا گیا''

فرشتوں میں وہ بھی ہیں جو ''لوح محفوظ'' کے علم سے بھی روشناس ہیں، اور ابلیس کو اگرچہ لوح محفوظ کا علم حاصل نہیں لیکن پھر بھی وہ ہر اچھی بری چیز کو جانتا ہے اور ہر دل کے ارادہ کو بھی جانتا ہے، اسی لئے تو جبھی بندہ کسی بھی اچھائی کا ارادہ کرتا ہے اسے فوراً علم ہو جاتا ہے اور وہ روکنے کی فوراً کوشش کرتا ہے۔

لہٰذا حضرت آدم علیہ السلام کو ان سب سے زیادہ علم عطا کیا گیا۔

تفسیر ''روح البیان'' ودیگر کتب تفاسیر میں درج بالا آیت کے تحت ہے: ''آدم علیہ السلام کو 7 لاکھ زبانوں کا علم اور 1000 ہزار پیشوں میں خوب مہارت تھی۔''

یہ ہے آدم علیہ السلام کا علم! جس کی حد مقرر کرنا ہمارے بس کی بات نہیں، اور یہی وجہ ہے کہ آدم علیہ السلام کو مسجود ملائکہ بنایا گیا۔

لیکن یہ بھی ذہن نشین کرتے چلئے کہ مفسرین کرام نے ان آیات کے تحت یہ بھی لکھا ہے کہ

''آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر تھا، یہ سب اسی کی برکتیں اور عظمتیں تھیں۔''

تو جب آدم علیہ السلام کے ماتھے میں نور مصطفیٰ کی وجہ سے نہ صرف انہیں مسجود ملائکہ بنایا گیا بلکہ اس قدر علوم بھی عطا کردئے گئے، عظمتیں بھی عطا کردی گئیں، تو پھر جس ہستی کا یہ نور ہے ان کے علوم کی کیا شان ہو گی؟

شیخ ابن العربی کا قول بھی پڑھ لیجئے!

آپ ''فتوحات مکیہ'' باب دہم میں فرماتے ہیں:

ترجمہ: ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ ونائب آدم علیہ السلام ہیں۔''

تو جب خلیفہ ونائب کے پاس اتنا علم ہے تو پھر جن کے خلیفہ ونائب ہیں انکے پاس کتنے علوم ہوں گے

یہ شان ہے انکے نائبوں کی ☆ سلطان کا عالم کیا ہو گا

یہی وجہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے علوم صرف ان چیزوں تک محدود ہیں جہاں تک نام اور لفظوں کی پہنچ ہے، لیکن میرے شہنشاہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم ان چیزوں کو بھی گھیرے ہوئے ہیں جہاں تک نام والفاظ تو کجا کسی کا خیال بھی نہیں پہنچتا۔

اس لئے آدم علیہ السلام کیلئے فرمایا گیا: ترجمہ: ''اور

حوالہ 4: (کتب تفاسیر) ''تفسیر مدارک''، ''تفسیر خازن''، ''تفسیر کبیر''، ''تفسیر ابی سعود''، ''تفسیر ابن کثیر''، ''تفسیر طبری'' ''تفسیر قرطبی''، ''تفسیر روح البیان''، ''تفسیر نعیمی۔'' زیر آیت نمبر 31، سورہ بقرہ، پارہ: 1.

marfat.com

اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو تمام اشیاء کے نام سکھائے۔"

لیکن محبوب رب العالمین کیلئے ارشاد ہوا :

ترجمہ: "اور تمہیں سکھادیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے"

اللہ نے آپ ﷺ کو علوم غیبیہ بھی عطا فرمادیئے

جس طرح شرعی احکام میں آہستہ آہستہ اضافہ ہوتا رہا یہاں تک کہ آیت پاک "الیوم اکملت لکم دینکم" کے ساتھ دین کامل ہو گیا اسی طرح نبی پاک ﷺ کے علوم میں تدریجاً اضافہ ہوتا رہا۔ پہلے آپ نے فرمایا:

"لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر"

ترجمہ: "اور اگر میں غیب جان لیا کرتا تو یوں ہوتا کہ میں نے بھلائی جمع کرلی۔"

لیکن بعد میں اللہ نے فرمادیا:

"انا اعطیناک الکوثر." حوالہ:5

ترجمہ: "بیشک ہم نے آپ کو خیر کثیر عطا فرمادی"

اور قرآن مجید میں اعلان بھی فرمادیا کہ

☆ "وما هو علی الغیب بضنین." حوالہ:6

ترجمہ: "اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔"

یعنی آپ ﷺ کو علم غیب بھی عطا کردیا گیا اور بہت زیادہ بھلائی بھی حاصل ہو گئی۔

☆ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

"عنده مفاتیح الغیب لا یعلمها الا هو."

ترجمہ: "اور اسی کے پاس ہیں کنجیاں غیب کی انہیں وہی جانتا ہے۔" حوالہ:7

اس آیت سے پتا چلا کہ رب العزت کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں، اور ظاہر ہے کہ قفل اور کنجی میں وہی چیز رکھی جاتی ہے جو کھول کر نکالنی ہو اور جسے نہ نکالنا ہو اسے زمین میں دفن کردیا جاتا ہے۔ لہذا معلوم ہوا کہ غیب کسی کو عطا کرنا تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ اس کنجی سے کس کیلئے دروازہ کھولا گیا اور یہ کنجی کس کو دی گئی؟

تو قرآن نے جواب دیا:

"انا فتحنالک فتحا مبینا."

ترجمہ: "بیشک ہم نے آپ ﷺ کیلئے ظاہر طور پر کھول دیا۔" حوالہ:8

اور حدیث مبارک جسے امام بخاری نے بھی نقل کیا، میں ارشاد نبوی ہے:

"مجھے زمین کے خزانوں کی کنجیاں دی گئیں۔"

یعنی حضور ﷺ کو کنجیاں بھی دی گئی اور فتح باب بھی ہوا۔ نیز اللہ رب العزت نے واضح طور پر بھی فرمادیا:

☆ "و ما کان الله لیطلعکم علی الغیب ولکن الله یجتبی من رسله من یشاء."

ترجمہ: "اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ اے لوگو تمہیں غیب کا علم دے۔ ہاں! اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں سے جسے چاہے۔" حوالہ:9

☆ اور فرمایا: "عالم الغیب فلایظهر علی غیبه

حوالہ5: "قرآن مجید" سورہ کوثر، پارہ نمبر 30 آیت: 1.
حوالہ6: "قرآن مجید" سورہ تکویر، پارہ نمبر 30، آیت نمبر 24.
حوالہ7: "قرآن مجید" سورہ انعام، پارہ نمبر 7، آیت نمبر 59.
حوالہ8: "قرآن مجید" سورہ فتح، پارہ نمبر 26، آیت: 1.
حوالہ9: "قرآن مجید" پارہ نمبر 4، سورہ العمران، آیت نمبر 179.

marfat.com

احدا الا من ارتضیٰ من رسولہ۔" حوالہ:10

ترجمہ: "غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔"

درج بالا آیات سے ثابت ہوا کہ رسولوں کو علم غیب عطا کیا گیا ہے، اور چونکہ آپ ﷺ سب سے اعلیٰ اور اللہ کے حبیب ہیں اسلئے آپ کو علوم غیب بھی سب سے زیادہ عطا فرمائے گئے ہیں۔

اللہ نے لوح محفوظ کے تمام علوم نبی ﷺ کو عطا فرمادئے

ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے:

☆ "ما فرطنا فی الکتاب من شی." حوالہ:11

ترجمہ: "ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا"

☆ "ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین"

ترجمہ: "اور نہ کوئی تر اور خشک مگر ایک روشن کتاب میں لکھا ہوا ہے۔" حوالہ:12

☆ "وتفصیل الکتاب لا ریب فیہ."

ترجمہ: "اور یہ قرآن لوح میں جو کچھ لکھا ہوا ہے سب کی تفصیل ہے، اس میں کچھ شک نہیں۔" حوالہ:13

درج بالا آیت میں دنیا و آخرت کی تفصیل کا جو ذکر ہے یہ رحمٰن ورحیم رب نے خود اپنے محبوب کو پڑھائی ہے، اور کوئی چیز چھوڑی نہیں گئی، کیونکہ نبی پاک ﷺ سے زیادہ اور کون محبوب ہے جس کیلئے چھوڑی جاتیں۔ لہذا نبی ﷺ کو دین و دنیا کی ہر چیز کا روشن بیان اور کلی علوم غیبیہ جو لوح محفوظ میں درج ہیں سب عطا کئے گئے اور چونکہ سکھانے والا اللہ ہے اور سیکھنے والے نبی لہذا کوئی کمی بھی باقی نہیں رہی۔ نیز اگر یہ علوم کسی کو بتانے نہ ہوتے تو انہیں لوح محفوظ میں لکھا کیوں جاتا؟ بھول سے تو ویسے ہی اللہ تعالیٰ پاک ہے، اسے تو لکھنے کی ضرورت نہیں۔ لہذا مفہوم واضح ہوا کہ یہ اپنے پیاروں کیلئے لکھے گئے۔

نبی ﷺ کو تمام انسانوں کے متعلق بھی علم دیا گیا

☆ "وجئنا بک علیٰ ھٰؤلاءِ شھیدا."

ترجمہ: "اور اے محبوب تمہیں ان سب (امتوں) پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں گے۔" حوالہ:14

معلوم ہوا کہ نبی ﷺ اگلوں پچھلوں تمام کے حالات کا مشاہدہ فرمارہے ہیں اور آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کے متعلق علوم عطا فرمائے ہیں، جبھی تو آپ کل قیامت کو سب کی گواہی دیں گے۔

درج بالا آیات سے ثابت ہوا کہ اللہ نے نبی ﷺ کو بیشمار علوم عطا فرمائے ہیں۔ اور اللہ کی عطا کا انکار درست نہیں بلکہ "یہود" کا طریقہ ہے، قرآن میں ہے:

"قالت الیھود ید اللہ مغلولہ." حوالہ:15

یعنی یہودی کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پاس بہت کچھ ہے مگر کسی کو کچھ دیتا نہیں ہے، مٹھی میں بند کر کے رکھتا ہے۔

اللہ نے جواب دیا: ترجمہ: "اس کے دونوں ہاتھ (جو اسکی شان کے لائق ہیں) کھلے ہیں وہ جیسے چاہتا ہے تقسیم کرتا ہے۔" (باقی آئندہ شمارے میں ملاحظہ فرمائیں)

حوالہ10: "قرآن مجید" پارہ نمبر 29، سورہ جن، آیت نمبر 26، 27.
حوالہ11: "قرآن مجید" پارہ نمبر 7، انعام، آیت نمبر 38.
حوالہ12: "قرآن مجید" سورہ انعام، پارہ: 7، آیت نمبر 59.
حوالہ13: "قرآن مجید" سورہ یونس، پارہ: 11، آیت: 37. حوالہ14: "قرآن" سورہ نساء، پارہ: 5، آیت: 41.
حوالہ15: "قرآن مجید" پارہ نمبر 6، سورہ مائدہ، آیت نمبر 64.

maktabah.org

دانشِ حجاز

اقوال زریں اور تبصروں سے مزین برطانیہ کے نامور سکالر محمد دین سیالوی کی خوبصورت تحریر

چار باتیں ظاہر میں فضیلت لیکن حقیقت میں فرض ہیں!

1. نیک لوگوں کے ساتھ میل جول فضیلت ہے لیکن ان سے سیکھی ہوئی اسلامی تعلیمات پر عمل فرض ہے۔
2. قرآن پاک کی تلاوت کرنا فضیلت ہے لیکن ان کے مطابق عمل کرنا فرض ہے۔
3. قبروں کی زیارت فضیلت ہے لیکن موت کی تیاری فرض ہے۔
4. مریض کی عیادت فضیلت ہے لیکن اسکی وصیت پر عمل فرض ہے۔

تبصرہ : موجودہ دور میں امت مسلمہ فرائض کی بجائے فضائل کی دلدادہ ہو چکی ہے، اعمال کے مقاصد کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے اور ان کی ظاہری ہیت کو ہی سب کچھ سمجھ لیا گیا ہے۔ اولیاء وصلحاء کے پاس جانے کا مقصد تو یہ ہے کہ ان سے رہنمائی لی جائی، ان کی تعلیمات پر عمل کر کے اور اپنے آپ کو ان کی سیرتوں کے سانچے میں ڈھال کر عرفان الٰہی کی منزل سر کی جائے، لیکن ہمارا ان کے ساتھ تو تعلق ذو معنٰی قسم کا ہے، ظاہر تو یہ کیا جاتا کہ ہم ان کی للّٰہیت سے متاثر ہو کر ان کے پاس جا رہے ہیں لیکن پس منظر میں دنیاوی اور مادی مقاصد چھپے ہوتے ہیں اور جو لوگ واقعی لوجہ اللہ صالحین کے پاس جاتے ہیں وہ بھی آنے جانے اور انکے ہاتھ پاؤں چومنے کو ہی کافی سمجھتے ہیں اور اصل مقصد یعنی انکی پیروی اور اقتداء سے دور رہتے ہیں

موجودہ دور میں کسی کے صالح اور نیک ہونے کا جو معیار رائج ہے وہ بھی از بس بودا اور خام ہے، جنھیں ہم صالح سمجھتے ہیں ان کی اکثریت کا کردار قابل تقلید نہیں بلکہ نفرت ہے۔ نبی کریم ﷺ نے قبروں کی زیارت کی ترغیب دی ہے کیوں کہ اس سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے اور موت کا تصور اُجاگر ہوتا ہے۔ لیکن اب قبروں کی زیارت بھی معمول کی سیر بن گئی ہے، قبرستان میں بھی ہمیں موت یاد نہیں آتی، جنازے کے موقع پر میت سامنے پڑی ہوتی ہے، حد نظر تک قبریں پھیلی ہوتی ہیں لیکن ہم آخرت کے تصور سے بے نیاز آباؤ اجداد کی ہڈیوں پر کھڑے ہنسی مذاق اور لغو گفتگو میں مشغول ہوتے ہیں۔

مریض کی عیادت فضیلت ہے، مقصد اس سے نصیحت حاصل کرنا اور جذبہ ہمدردی کا اظہار ہے۔

تلاوت قرآن عبادت بھی ہے اور فضیلت بھی لیکن اس سے مقصود قرآن پاک کے احکام کو سمجھنا اور ان پر عمل کرنا لیکن بدقسمتی سے امت مسلمہ ان مقاصد کا شعور بھی کھوتی جا رہی ہے۔

marfat.com

والدین کے اولاد پر حقوق

☆ جب ان میں سے کوئی کھانے کا محتاج ہو تو اسے کھانا کھلائے۔ ☆ اور جب لباس کا محتاج ہو تو بشرط قدرت اسے لباس پہنائے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور دنیا (کی زندگی) میں ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔'' نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''مصاحبت بالمعروف کا معنیٰ ہے: جب وہ بھوکے ہوں تو انہیں کھلاؤ اور جب ننگے ہوں تو کپڑے پہناؤ۔''

☆ جب ان میں سے کسی کو اسکی خدمت کی ضرورت ہو تو خدمت کرے۔ ☆ جب وہ بلائیں تو ان کو جواب دے اور انکی خدمت میں حاضر ہو۔

☆ جب وہ حکم دیں تو انکا حکم مانے سوائے گناہ اور غیبت کے حکم کے۔ ☆ انکے ساتھ نرم لہجے میں گفتگو کرے

☆ ان کو نام لے کر نہ بلائے۔ ☆ انکے پیچھے چلے۔

☆ جو چیز اپنے لئے پسند کرتا ہے ان کیلئے بھی وہی پسند کرے اور جو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے ان کیلئے بھی ناپسند کرے۔ ☆ جب بھی اپنے لئے دعا مانگے ان کی مغفرت کیلئے بھی دعا مانگے۔ (''تنبیہ الغافلین'' صفحہ:128)

تبصرہ: اسلام نے والدین کو بہت بلند اور قابلِ احترام مقام عطا کیا ہے، قرآن و حدیث کی نصوص میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ والدین سے حسن سلوک کا حکم دیا گیا ہے اور جہاں اللہ اور رسول ﷺ نے شرک سے منع فرمایا ہے ساتھ ہی والدین کی نافرمانی اور ان کا دل دکھانے سے منع فرمایا ہے، حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے ایسے شخص کے لئے تباہی اور بربادی کی دعا کی ہے جس نے اپنے والدین (دونوں یا کسی ایک کو) بڑھاپے میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی۔

والدین جس صبر اور عزم سے اولاد کی پرورش کرتے ہیں اور اس راستہ میں آنے والی مشکلات کا خوشی خوشی برداشت کرتے ہیں کسی سے مخفی نہیں، وہ اپنا خونِ جگر پلا کر اولاد کو جوان کرتے ہیں، انکے آرام و سکون اور مستقبل کو محفوظ بنانے کیلئے اپنا سب کچھ تج دیتے ہیں بلکہ جان کی بازی لگانے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ والدہ کی اولاد کیساتھ محبت اور جاں نثاری تو ایسی لازوال اور بے مثال ہے کہ اسے محسوس کیا اور دیکھا جا سکتا ہے لیکن لفظوں میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ لازوال محبت کا گہرا اور طاقت ور چشمہ صرف ماں کے دل سے پھوٹتا ہے

لہٰذا سعادت مند اولاد کا فرض بنتا ہے کہ وہ اپنے ان محسنوں کی خدمت میں کوئی کوتاہی روا نہ رکھیں، اپنا مال و دولت اور جسمانی توانائیاں ان کی خدمت کیلئے وقف کر دیں، انکی فرمانبرداری کریں اور ہر حوالہ سے انہیں عزت و احترام دیں، انکے سامنے عاجزی اور انکساری کا پتلا بنے رہیں، انکی صحت و سلامتی اور بعد از وفات انکی مغفرت کی دعائیں کرتے رہیں۔ اسی میں انکی دنیا اور آخرت کی فلاح ہے، احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ والدین کا نافرمان اور انکے حقوق ادا نہ کرنے والا اس دنیا میں بھی ذلیل و خوار ہوتا ہے اور آخرت میں بھی شدید عذاب اسکا مقدر بنتا ہے۔

اسلامی معاشرے میں والدین کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ اسلام یہ بھی گوارا نہیں کرتا کہ اولاد والدین کے آگے چلے یا انکا نام لے کر عامیانہ انداز میں انہیں بلائے۔ اسلام تعلیم دیتا ہے کہ جب والدین کو بلائیں تو معزز القاب سے مخاطب کریں، موجودہ نسل اس حوالے

marfat.com

سے بہت غافل ہے، وہ والدین کا نام لینا بھی گوارا نہیں کرتے بلکہ بڑے گھٹیا قسم کے الفاظ والدین کیلئے استعمال کرتے ہیں، دیہاتی ماحول میں نوجوان اپنے والدین کیلئے بڈھی اور بڈھا کے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو سخت ناپسندیدہ ہیں۔

مغرب کی جدید تہذیب کا ایک المیہ یہ بھی ہے کہ اولاد بوڑھے والدین کو بوجھ اور مصیبت سمجھتی ہے، انہیں دارلامان اور اولڈ ہاوسز میں پھینک دیا جاتا ہے۔ جن گھروں کی بنیادوں میں انکی جوانیاں دفن ہوتی ہیں انکے دروازے ان پر بند ہو جاتے ہیں۔ جن بچوں کو پروان چڑھانے پر انہوں نے اپنی تمام توانائیاں صرف کیں اب سالوں ان کے چہرے دیکھنے کو ترستے ہیں، مرنے پر بچے ان کی قبر پر پھولوں کا گلدستہ رکھ کر سارے احسانات چکا دیتے ہیں۔ والدین بھی اسے جواب آں غزل سمجھ کر بڑے صبر سے برداشت کرلیتے ہیں، کیونکہ انھوں نے بھی اپنے والدین کے ساتھ یہی سلوک کیا تھا۔ محترم پیر امداد حسین صاحب ایک لطیفہ اپنی تقریر میں سنایا کرتے ہیں۔ آپ بھی ملاحظہ فرمائیں اور عبرت حاصل کریں:

ایک نوجوان نے اپنے بوڑھے باپ کو گھر سے نکال دیا، باہر شدید سردی تھی، بوڑھے نے التجا کی کہ اگر اس گھر پر میرا اور کوئی حق نہیں تو کم از کم مجھے ایک کمبل تو دے دو تا کہ سردی سے بچاؤ کر سکوں۔ نوجوان نے اپنے بیٹے سے کہا کہ اپنے دادا جی کو ایک کمبل اٹھا کر دے دو۔ بچے نے کمبل اٹھایا اور اسے خوب ناپ تول کر درمیان سے کاٹنے لگا۔ نوجوان نے پوچھا: بیٹا کمبل کاٹ کیوں رہے ہو؟ بچے نے جواب دیا: آدھا کمبل (Grand-Dad) کو دونگا اور آدھا رکھ لونگا کیوں کہ کل جب آپ کو گھر سے نکالوں گا تو آپ کو بھی تو کمبل کی ضرورت ہو گی۔

آخر میں قرآن و حدیث کی چند نصوص پیش خدمت ہیں جن میں والدین کے حقوق کی اہمیت اور فضیلت بیان کی گئی ہے:

☆ اور ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی۔

☆ اور آپ کے رب کا یہ فرمان ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کیا کرو اگر تمہارے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو اُف تک نہ کہو اور نہ انہیں جھڑ کو بلکہ ان سے ادب کے ساتھ بات کرو۔ اور اپنے بازو نہایت عاجزی اور نیازمندی سے ان کے سامنے جھکا دو اور ان کے لئے دعا کرو کہ اے میرے پروردگار تو ان پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے (شفقت اور محبت سے) پالا تھا۔

☆ تو میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کر۔

☆ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ذلیل ورسوا ہو وہ شخص (اور پھر فرمایا) جس نے والدین میں سے ایک یا دونوں کو بڑھاپے میں پایا اور جنت حاصل نہ کرسکا۔

☆ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی میری امی کہتی ہیں کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں (لیکن میں اسے طلاق دینا نہیں چاہتا)۔ راوی کہتے ہیں میں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ فرمارہے ہیں: (جو) والد (کی اطاعت کرتا ہے اس کیلئے) جنت کا درمیانی دروازہ ہے، اگر تو چاہتا ہے تو اسے ضائع کردے اور اگر چاہتا ہے تو اسے بچالے۔

marfat.com

سچی حکایات

سلطان الواعظین، مولانا ابوالنور محمد بشیر صاحب کی روح پرور اور سبق آموز کاوش

شیر خوار بچے کا اعلان حق!

حضور سرورعالم ﷺ ایک مرتبہ صحابہ کرام علیہم الرضوان میں تشریف فرماتھے کہ ایک مشرکہ عورت جس کی گود میں دو ماہ کا شیر خوار بچہ تھا، اس طرف سے گزری۔ اس کے بچے نے حضور کی طرف نظر کی تو یکدم بزبان فصیح پکار اٹھا:

"السلام علیک یارسول ویا اکرم خلق اللہ"

ماں نے جب دیکھا کہ میرا دو ماہ کا بچہ کلام کرنے لگا ہے تو حیران رہ گئی اور بولی:

بیٹا! یہ کلام کرنا تجھے کس نے سکھایا؟ اور یہ اللہ کے رسول ہیں، تجھے کس نے بتادیا؟

بچہ اب اپنی ماں سے مخاطب ہو کر کہنے لگا:

اے ماں! یہ کلام کرنا مجھے اسی اللہ نے سکھایا ہے جس نے سب انسانوں کو طاقت دی ہے اور یہ دیکھ میرے سر پر جبرائیل امین کھڑے ہیں جو مجھے بتارہے ہیں کہ یہ اللہ کے رسول ہیں۔

ماں نے یہ اعجاز دیکھا تو جھٹ سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئی۔ مولانا رومی علیہ الرحمۃ مثنوی شریف میں فرماتے ہیں کہ پھر حضور نے اس بچے کو مخاطب فرمایا اور دریافت فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے؟ تو وہ بولا:

اس مشتِ خاک ماں کے نزدیک تو میرا نام عبد عزیٰ ہے لیکن اللہ کے نزدیک میرا نام عبدالعزیز ہے۔

("نزہتہ المجالس" جلد:2، صفحہ:78۔)

سبق: ایک دو ماہ کا بچہ تو حضور کو جان اور مان لے اور اپنی ماں کو بھی جنت میں لے جائے مگر افسوس ان عمر رسیدہ بد بختوں پر جنہوں نے حضور کو نہ جانا نہ مانا اور اپنی جہالت و گستاخیوں سے خود بھی ڈوبے اور دوسروں کو بھی لے ڈوبے۔

رات کا چور!

ایک مرتبہ حضور ﷺ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدقہ فطر کی حفاظت کیلئے مقرر کیا، حضرت ابوہریرہ رات بھر اس مال کی حفاظت فرماتے، ایک رات ایک چور آیا اور مال چرانے لگا، حضرت ابوہریرہ نے اسے دیکھ لیا اور اسے پکڑ لیا اور فرمایا میں تجھے حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ اس چور نے منت سماجت کرنا شروع کی اور کہا: خدارا مجھے چھوڑ دو میں صاحب عیال اور محتاج ہوں۔ حضرت ابوہریرہ کو رحم آ گیا اور اسے چھوڑ دیا۔ صبح جب وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضور نے مسکرا کر فرمایا:

ابوہریرہ! رات والے تمہارے قیدی (چور) نے کیا کیا؟؟؟

حضرت ابوہریرہ نے عرض کیا: حضور! اس نے اپنی عیال داری اور محتاجی بیان کی تو مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے چھوڑ دیا۔ حضور نے فرمایا اس نے تم سے جھوٹ

marfat.com

بولا۔ خبر دار رہنا آج رات وہ پھر آئے گا۔

حضرت ابو ہریرہ کہتے ہیں کہ میں دوسری رات بھی اس کی انتظار میں رہا کیا دیکھتا ہوں کہ وہ واقعی پھر آپہنچا اور مال چرانے لگا، میں نے پھر اسے پکڑ لیا۔ اس نے پھر منت کی اور مجھے پھر رحم آ گیا اور میں نے پھر اسے چھوڑ دیا۔ صبح جب حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو حضور نے پھر فرمایا:

ابو ہریرہ وہ رات والے قیدی (چور) نے کیا کیا؟

میں نے پھر عرض کیا کہ حضور! وہ اپنی حاجت بیان کرنے لگا تو مجھے اس پر رحم آ گیا اور میں نے پھر چھوڑ دیا۔

حضور نے فرمایا:

اسنے تم سے جھوٹ کہا خبر دار! آج وہ پھر آئیگا۔

تیسری رات وہ پھر آیا اور حضرت ابو ہریرہ نے اسے پکڑ کر کہا: کم بخت آج نہ چھوڑوں گا اور حضور کے پاس ضرور لے کر جاؤں گا۔ وہ بولا: ابو ہریرہ! میں تجھے چند ایسے کلمات سکھا جاتا ہوں جن کو پڑھنے سے تو نفع میں رہے گا، سنو! جب سونے لگو تو آیت الکرسی پڑھ کر سویا کرو اس سے اللہ تمہاری حفاظت فرمائے گا اور شیطان تمہارے نزدیک نہیں آسکے گا۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں وہ مجھے یہ کلمات سکھا کر پھر مجھ سے رہائی پا گیا اور میں نے جب صبح حضور کی بارگاہ میں یہ سارا قصہ بیان کیا تو حضور نے فرمایا:

اس نے یہ بات سچ کہی ہے حالانکہ خود وہ بڑا جھوٹا ہے۔ کیا تو جانتا ہے اے ابو ہریرہ کہ وہ تین رات آنے والا کون تھا؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نہیں جانتا! فرمایا: وہ شیطان تھا۔ ("مشکوٰۃ شریف" صفحہ: 177)

سبق: ہمارے حضور گزرے ہوئے اور ہونے والے سب واقعات کو جانتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہ کے پاس رات کو چور آیا تو حضور نے خود ہی فرمایا کہ رات کے قیدی نے کیا کیا اور پھر یہ بھی فرمایا کہ آج پھر آئے گا چنانچہ وہی کچھ ہوا جو حضور نے فرمایا۔ معلوم ہوا کہ حضور ﷺ "عالم ما کان وما یکون" ہیں۔

بھیڑیئے کی گواہی

مدینہ منورہ کے کسی مقام پر ایک چرواہا اپنی بکریاں چرا رہا تھا کہ اچانک ایک بھیڑیا آیا اور بکریوں کے ریوڑ میں گھس کر ایک بکری لے بھاگا۔ چرواہے نے دیکھا تو اس بھیڑیئے کا تعاقب کیا اور اس سے بکری چھڑا لی۔ بھیڑیئے نے جب دیکھا کہ میرا شکار مجھ سے چھین لیا گیا ہے تو ایک ٹیلے پر چڑھ کر بزبان فصیح کہنے لگا:

میاں چرواہے! اللہ نے مجھے رزق دیا تھا مگر افسوس کہ تم نے مجھ سے چھین لیا۔ چرواہے نے جب ایک بھیڑیئے کو کلام کرتے ہوئے دیکھا تو حیران ہو کر تعجب سے بولا کہ ایک بھیڑیا بھی کلام کرتا ہے۔

بھیڑیئے نے پھر کلام کیا اور کہا اور اس سے بھی تعجب والی بات تو یہ ہے کہ مدینہ میں ایک ایسا اللہ کا بندہ موجود ہے جو تمہیں جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ آئندہ ہونے والا ہے ان سب اگلی پچھلی باتوں کی خبر دیتا ہے مگر تم اس پر ایمان نہیں لاتے۔ چرواہا جو یہودی تھا بھیڑیئے کی اس گواہی کو سن کر بڑا متاثر ہوا اور بارگاہ رسالت میں پہنچ کر مسلمان ہو گیا۔ ("مشکوٰۃ شریف" صفحہ: 533)

سبق: ایک جانور بھی جانتا ہے کہ حضور ﷺ ہر گزری ہوئی اور ہونے والی بات کو جانتے ہیں مگر ایک برائے نام انسان بھی ہیں جو (معاذاللہ) حضور کیلئے دیوار کے پیچھے کا علم بھی تسلیم نہیں کرتے۔

marfat.com

شب ولادت

علامہ محمد ضیاء اللہ قادری
مرکزی ناظم اعلیٰ: عالمی تنظیم اہل سنت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ ماہ مقدس ربیع الاول ہے...... ہر طرف جشن بہاراں ہے...... غلامان رسالت شاداں و فرحاں ہیں...... محراب بن رہے ہیں...... جھنڈیاں لگ رہی ہیں...... چراغاں ہو رہا ہے...... اسٹیج سجائے جا رہے ہیں...... علماء کو بلایا جا رہا ہے...... پیرانِ عظام کا مجمع ہے...... نعت خوانان و شعراء حضرات کا اکٹھ ہے...... یہ سب کچھ اپنے آقا کی آمد پر خدا کا شکر بجالانے کیلئے کیا جا رہا ہے۔

کہ اس نے بے سہاروں کا سہارا بھیجا...... بے کسوں کے کس کو مبعوث فرمایا...... ہم گنہگاروں کے شفیع کو دنیا میں رونق افروز فرمایا...... حضرت آمنہ کے لعل حضرت عبداللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے چاند...... دکھیوں کا دکھ دور کرنے والے تشریف لائے......

مبارک ہو! ختم المرسلین تشریف لائے!

مبارک ہو! رحمۃ للعالمین تشریف لائے!

بہارو کھل جاؤ کہ تمہارا نکھار آ گیا! نبیو رسولو اپنا وعدہ نصرت پورا کرو کہ تمہارا سردار آ گیا! غلامو خوشیاں مناؤ کہ سید ابرار آ گیا! بے چینوں تسکین پاؤ کہ تمہارا اقرار آ گیا! گنہگارو نہ گھبراؤ شفیع روز شمار آ گیا!

حضرات جس رات نبیوں کے امام اس جہان میں تشریف لائے اسے ''لیلۃ المیلاد'' کہتے ہیں۔ حضرت امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لیلۃ المیلاد ''لیلۃ القدر'' سے افضل ہے۔

اس کی تین وجوہات ہیں۔

پہلی وجہ

لیلۃ المیلاد میں سرکار دو عالم ﷺ کا ظہور ہوا مگر لیلۃ القدر آپ کو عطا ہوئی۔ مشرف کی ذات کے سبب جو شئے شرف پائے وہ شئے اس شئے سے اشرف ہو گی جو مشرف کی ذات کو عطاء کی جائے۔ اس اعتبار سے حضور کی ولادت والی رات لیلۃ القدر سے افضل ہے۔

دوسری وجہ

لیلۃ القدر میں ملائکہ نازل ہوتے ہیں اور لیلۃ المیلاد میں حضور جلوہ گر ہوئے۔ حضور ملائکہ سے یقیناً افضل ہیں لہذا حضور سے منسوب رات بھی ملائکہ سے منسوب رات سے افضل ہے۔

تیسری وجہ

لیلۃ القدر میں صرف امت مصطفیٰ پر رحم و فضل ہوتا ہے مگر لیلۃ المیلاد میں تمام موجودات پر رحم و فضل ہوا

marfat.com

حقیقت یہ ہے کہ یہ رات

☆ بہت ہی مسرتوں والی رات ہے!

☆ اپنے دامن میں اس خوشی کا احاطہ کرنیوالی رات ہے کہ جس کے عدم وجود سے کائنات میں مسرت کی کوئی چیز جنم نہ لیتی بلکہ کائنات ہی معرض وجود میں نہ آتی!

☆ ان فرحتوں کو اپنے دامن میں سمیٹنے والی رات ہے کہ جو زندگی کی تمام تر رعنائیوں کا سبب بنیں!

☆ شادمانی اور سرور سے لبریز رات ہے!

☆ جملہ عظمتوں مرتبوں کی جامع رات ہے!

☆ قدر و منزلت کے اعتبار سے ضرب المثل رات ہے!

☆ وجدان و عرفان سے مزین رات ہے!

☆ وہ رات جس کی قسمت پر شب قدر بھی رشک کرتی ہے، جس کی عظمت کے سامنے شب برات کی اہمیت بھی ہیچ ہے!

☆ جس کی فضیلت چاند راتوں سے بڑھ کر، جس کی منزلت قیامت تک کی تمام راتوں سے زیادہ، جس کی مرتبت ایام حج وعیدین سے فزوں تر!

معزز قارئین! شب ولادت ہی وہ شب ہے کہ جس کے لئے اس قدر اہتمام فرمایا گیا...... آسمان کو چھت بنایا گیا...... زمین کو فرش بنایا گیا...... چاند جیسا بلب روشن کیا گیا...... ستاروں جیسے قمقمے لگائے گئے...... عرش پر آرائشوں کے سامان کئے گئے...... آسمانوں پر زیبائش کی گئی...... ہواؤں کو معطر کیا گیا...... جنت کو سجایا گیا...... جہنم کو بجھایا گیا...... حوروں کا بناؤ سنگھار کیا گیا...... شرق وغرب کو جھنڈوں سے مزین کیا گیا...... کعبہ کے بتوں کو لرزہ براندام کیا گیا...... کیوں؟

صرف اور صرف اس لئے کہ

انہیں دولہا بنا کر بھیجنا تھا بزم امکاں میں......

اور روز ازل سے اس رات کا مقدر لکھ دیا گیا تھا، اسی شب کو یہ مرتبے مرحمت فرمانے تھے، بلندیوں سے نوازنا تھا، اور ولادت محبوب ﷺ سے سرفراز کرنا تھا۔

جناب حفیظ جالندھری نے کیا خوب فرمایا ۔

جو قسمت کے لئے مقسوم تھی وہ آج کی شب تھی
ازل کے روز جسکی دھوم تھی وہ آج کی شب تھی
مشیت کو جو معلوم تھی وہ آج کی شب تھی
ارادے میں جو مرقوم تھی وہ آج کی شب تھی

اور

وہ دن آیا کہ پورے ہو گئے توریت کے وعدے
خدا نے ایفا کر دیئے ہر بات کے وعدے

حضرات! اسی شب مبارک کو وہ صبح سعید تھی جسکی قسم رب کائنات نے خود بیان فرمائی، کہ

"والفجر"

یعنی مجھے اس فجر کی قسم! جس میں آپ کی ولادت ہوئی۔

اللہ اللہ! کتنی عظمت والی وہ رات تھی کہ جس میں سرکار دوعالم ﷺ کی جلوہ گری ہوئی!!!

''''''''''''''''

''''''''''''''''

marfat.com

موت کے متعلق لکھی گئی ایک کانٹے دار تحریر

اور میں مر گیا...

انتخاب صاحبزادہ سید فضل رضا سیالوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

موت کو سمجھا ہے غافل اختتام زندگی ☆ ہے یہ شام زندگی صبح دوام زندگی

موت انسان کا اختتام نہیں بلکہ مقررہ مدت کی تکمیل ہے..... موت انسان کو ختم نہیں کرتی بلکہ اسے اس دنیا سے دوسری دنیا میں منتقل کردیتی ہے..... اسی زندگی کی کہانی آپ کے سامنے مستند روایات کی روشنی میں پیش کی جارہی ہے۔

ہماری موت انتہائی استقامت کے ساتھ لحہ بہ لحہ ہمارے قریب ہورہی ہے..... ہر آن اس کا ایک قدم ہماری طرف بڑھ رہا ہے..... اس حقیقت کا کوئی کافر بھی انکار نہ کرسکے گا..... خواہ ہم اس حقیقت سے آنکھیں چار نہ کریں یہ اپنی جگہ ایک تلخ حقیقت ہے..... فرق صرف اتنا ہے کہ اگر اس کا سامنا عین مرتے وقت کیا تو کچھ فائدہ نہیں ہوگا..... اور اگر ہر آنے والی سانس کو غنیمت جانتے ہوئے اس حقیقت کا ہم آج ہی سامنا کرلیں تو بہت کچھ حاصل کیا جاسکتا ہے..... ایسی صورت میں اس تلخ حقیقت کو شیریں بنایا جاسکتا ہے..... رب کائنات کی توفیق سے امید ہے کہ یہ کہانی آپ کو یہ موقع فراہم کردے گی.....

اس میں ڈاکٹروں کی طرف سے جواب، بستر مرگ پر پوری زندگی کی فلم، موت کی تلخی، قبر کی منازل، جوابدھی کی کیفیت، میدان حشر میں خدا کا سامنا اور بے بسی کا تصور۔ انشاءاللہ یہ باتیں آپ کی آنکھوں کو تر کردیں گی۔ رحمت دو عالم ﷺ کے بابرکت فرمان کے مطابق قیامت کے روز بڑی سے بڑی آگ بجھانے کیلئے صرف ایک ہی آنسو کافی ہوگا اور پھر اس دن انسان کے سارے اعمال تولے جائیں گے مگر خدا کے خوف میں رونا اور آخرت کی فکر میں رونا یہ ایک ایسا عمل ہے جو تولا نہیں جائیگا۔ خدا کرے کہانی پڑھتے پڑھتے آپ کی آنکھیں تر ہوجائیں! اس وقت ایک لحہ ضائع کیے بغیر جتنی جلدی ہوسکے اس رحیم اور ودود ذات سے سچے دل سے معافی مانگ لیجئے! کہ الٰہی پچھلے گناہ معاف فرمادے آئندہ تیری توفیق سے چھوٹی سے چھوٹی برائی سے بھی بچنے کی پوری کوشش کریں گے!

اس کہانی کی اشاعت کا مقصد وہ سمیع اور بصیر ذات اچھی طرح جانتی ہے..... وہ علیم اور خبیر ذات گواہ ہے کہ سب بہن بھائیوں کی خیر خواہی اور اصلاح مطلوب ہے..... بلکہ وہی بات کہوں گا جو خطیب الانبیاء حضرت شعیب علیہ السلام نے قرآن مجید فرقان حمید میں اپنے خطاب میں کہی: ''میں تو صرف اصلاح کرنا چاہتا ہوں جہاں تک مجھ میں استطاعت ہے اور نہیں توفیق دی جاتی مگر اللہ کی طرف سے۔ اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔''

کسی شخص کی سچی کہانی اپنے اندر سننے والے کانوں اور سمجھنے والے دلوں کیلئے عبرت کا بڑا سامان رکھتی ہے اور میری کہانی تو سب کہانیوں سے سچی کہانی ہے۔

میرا بچپن نادانیوں میں گذر گیا، جب سے ہوش سنبھالی اپنے بڑوں کی طرح دنیا کی ہوس میں سرگرداں رہا، مجھے غرض دولت سے تھی اس سے کچھ غرض نہ تھی کہ دولت حرام طریقوں سے آرہی ہے یا حلال سے، میں اپنے گھر والوں میں مگن تھا ہر قسم کا نیا فیشن ہمارے گھر میں آتا، حیا نام کی کوئی چیز سرے سے ہی موجود نہ تھی۔ ٹی وی، وی سی آر، ڈھیر ساری فلمیں، ڈش انٹینا، غرض ایسی کوئی لعنت نہ تھی جو میرے گھر میں موجود نہ ہو۔ رات کو تفریح طبع کے لئے پوری فیملی کے ساتھ روزانہ فلم دیکھ کر سوتا تھا، وہ بھی ان کی جو کشمیر میں ہماری ماؤں بہنوں کی عزتیں لوٹ رہے ہیں، جب بھی کوئی مہمان گھر آتا تو میں بڑے فخر سے اپنی چھوٹی بیٹی کو آواز دیتا:

بیٹی! ذرا انکل اور آنٹی کو ڈانس تو کرکے دکھاؤ۔

دوسرے بچے بھی مختلف ڈراموں کے کرداروں

marfat.com

کی نقلیں اتارنے میں بہت ماہر تھے، مختلف قسم کے ڈائیلاگ ان کو خوب حفظ تھے، جھوم جھوم کر گانے سناتے خوب جشن ہوتا، اور میں ان کی پرفارمنس کے لحاظ سے انعام دیتا۔

گھر کے دروازے کے اوپر خوبصورت پتھر پر بڑے حروف میں لکھا تھا: ''ہٰذا من فضل ربی''۔ اکثر میرے ذہن میں آتا کہ شیطان میرے بارے میں کیا سوچتا ہو گا، دولت اکٹھی کرنے کے سارے گر میں نے سکھائے اور اسی کمائی سے اتنا عالی شان گھر بنا، اور یار! اب اتنے بے وفا نکلے کہ اس پر لکھوا دیا ''ہٰذا من فضل ربی''۔

کوئی میرے کاروبار کے متعلق پوچھتا تو میں کہہ دیا کرتا اللہ کا بڑا فضل ہے۔ صرف میں ہی نہیں بلکہ میری طرح کے سبھی لوگ اسی طرح کہتے جو سراسر غلط بات تھی۔ اگر صرف دولت ہی اللہ کا فضل ہوتی تو معاذ اللہ پھر فرعون اور قارون پر کیا تھا؟ کیا ان سے اللہ راضی تھا؟ ہرگز نہیں حقیقت یہی ہے جس کا پتہ آج چلا کہ فضل ربی اسی پر ہے جسے اللہ تعالیٰ دین کی سمجھ دے دے۔

میرا گھربار، کاروبار (جو بتاتے ہوئے شرم آتی ہے)، صحت، ہر طرح سے فراوانی تھی۔ جھوٹی قسم کھا کر سودا بیچنا اور صبح بات کر کے شام کو بات سے پھر جانا میرے لئے کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا۔ انتظامیہ سے ٹھیک ٹھاک مراسم ہونے کی وجہ سے کوئی مجھے پوچھنے والا نہ تھا، شاید ہی کوئی ایسا شعبہ ہو جہاں میری نہ چلتی ہو، میرا شمار شہر کے چند ایک شرفاء میں سے ہوتا۔ اتنی دولت ہونے کے باوجود ساری عمر حج کی سعادت نصیب نہ ہو سکی لیکن اکثر لوگ مجھے حاجی صاحب کہہ کر پکارتے۔ میرے ہاں اکثر مجمع سا لگا رہتا، چغلی، غیبت، بہتان بازی، جاسوسی، پھوٹ ڈلوانا اور جوڑ توڑ ہماری مجلس کے پسندیدہ مشاغل تھے۔

اونچی اونچی آواز میں ایک دوسرے کو غلیظ قسم کی گالیاں دینا تو عام معمول تھا۔ اس شور شرابے سے پورا محلہ تنگ تھا۔ خصوصاً اگر پڑوس میں کوئی بیمار ہوتا یا کوئی امتحان وغیرہ کی تیاری کر رہا ہوتا مگر کسی کو زبان کھولنے کی جرات نہ تھی۔ محلے کی مسجد میں میرا آنا جانا بس جمعہ کے روز ہی تھا۔ وہ بھی تعطل سے۔

دنیاوی باتیں کرتا میں تھکتا نہیں تھا، میری زبان قینچی کی طرح چلتی، میری بدقسمتی کہ میری زبان اللہ اور اسکے رسول ﷺ کا ذکر کرنے کے معاملے میں گونگی تھی۔ کبھی کسی نیک آدمی سے کہیں سامنا ہوتا تو پتہ نہیں کیوں میری طبیعت ایک دم مچلنے لگتی۔ میں خوب مزے لے لے کر ایسے مصالحے دار طریقے سے سوال جواب کرتا اور اسکی دینداری کو نشانہ بناتا کہ وہ بیچارہ پسپائی پر مجبور ہو جاتا۔

وہ نماز کیلئے کہتا تو میں کہتا یہ تو فارغ لوگوں کا کام ہے ویسے بھی ابھی بڑی عمر پڑی ہے، ابھی ٹانگیں ساتھ دے رہی ہیں جب گھٹنے کام کرنا چھوڑ جائیں گے تو پھر تسبیح اور مسجد ہی تو رہ جائیگی۔ روزے کے ذکر پر میں کہتا کہ روزے تو غریب رکھیں جن کے پاس کھانے کو کچھ نہیں۔ کوئی زکوٰۃ کا کہتا تو میں کہتا کہ یہ تو ٹیکس کی ایک قسم ہے وہ ہم حکومت کو دے دیتے ہیں۔ داڑھی کی بات ہوتی تو میں کہتا یہ کوئی عمر ہے داڑھی رکھنے کی، کیوں شادی کی مارکیٹ میں میرا ریٹ کم کر رہے ہو، مجھے ابھی بوڑھا نہیں کہلوانا۔ کوئی میرے گھر کی طرف اشارہ کر کے پردے کا ذکر کرتا تو میں کہتا کہ پردہ تو دل کا ہوتا ہے، تمہاری اپنی ہی نیت میں فتور ہے، شرم تو آنکھوں میں ہونی چاہئے۔ اگر کوئی غریب کی مدد کیلئے کہتا تو میں کہتا اللہ چاہتا تو انہیں خود نہ کھلا دیتا، جنہیں خدا نے نہیں دیا انہیں ہم کیوں دیں۔ جہاد کے بارے میں تو میں بات سننا بھی پسند نہیں کرتا تھا۔

آخرت کے بارے میں بات ہوتی تو میں کہہ دیتا وہ

marfat.com

یہاں کس نے دیکھا ہے۔ ہاں! اگر کوئی ایسا چکر ہوا بھی تو چونکہ ہمیں یہاں بہت کچھ ملا ہوا ہے آگے جا کر بھی ہمارے پاس بہت کچھ ہو گا۔ موت نام کا کوئی لفظ تو شاید ہی کبھی میرے ذہن میں آیا ہو۔ بھئی! میں نے کوئی اکیلے مرنا ہے، جہاں سبھی ہونگے وہاں میں بھی چلا جاؤں گا۔ ویسے بھی ہم تو بخشی بخشائی روحیں ہیں، چھوڑو جس طرح بن پڑے عیاشی کے ساتھ دن گزار لو۔ اس سے آگے بیان کرنے کی مجھ میں ہمت نہیں۔ مزید کچھ سنانے سے پہلے جی چاہتا ہے کہ ماتم کروں اپنی حالت پر۔

بہر حال وقت گذرتا گیا، لاپرواہی عروج پر تھی، ایک دن مجھے محسوس ہوا کہ میرا وجود ساتھ چھوڑ رہا ہے، یکلخت ایسی حالت ہو گئی کہ صرف ایک گلاس پانی مانگنے کیلئے اپنے پورے جسم کی قوت صرف کرنا پڑی۔ اگلے ہی لمحے ہسپتال میں ڈاکٹروں کی پوری ٹیم میرے گرد موجود تھی۔ میرے کانوں میں آواز پڑی: دل کا شدید دورہ ہے، بہت مشکل ہے۔ دعا کیجئے! یہ سنتے ہی مجھ پر کیا بیتی یہ میں ہی جانتا ہوں یا میرا خدا۔ ٹھیک اسی وقت میری سمجھ میں وہ بات آ گئی کہ میں اس وقت کتنی بکواس کیا کرتا تھا جب میں کہا کرتا تھا کہ موسیقی روح کی غذا ہے اور گانے بجانے سے روح کو سکون ملتا ہے۔ آج تو مجھے یہاں اس سکون کی بہت سخت ضرورت تھی آج میرا دل گانا سننے کو کیوں نہیں چاہ رہا؟

بھائیو اور بہنو! خدارا کہانی سننا چھوڑ نہ دینا۔ کچھ تو میرا بھلا کر دو، مجھے اپنے دل کی ابھی اور بھڑاس نکالنی ہے، مجھے ہسپتال کے ایک کمرے میں لا کر لٹا دیا گیا، میں بستر مرگ پر پڑا چھت کو گھور رہا تھا، حیرانی کی بات ہے کہ اس وقت چھت ایک بہت بڑی سکرین تھی اور اس پر میری گھناونی زندگی کی پوری فلم چل رہی تھی، اس میں موٹے سے موٹے اور باریک سے باریک سبھی گناہ بہت صاف نظر آ رہے تھے۔ کیسی عجیب فلم تھی وہ! میں گناہ کرتا تو دروازے بند کر لیتا کہ کوئی دیکھ نہ لے افسوس! یہ نہ سوچا کہ ایک ذات میری ہر ہر حرکت کو دیکھ رہی ہے، میری بدبختی کہ فرش والوں سے تو مجھے اتنی شرم آتی رہی مگر عرش والے سے مجھے ذرا شرم نہ آئی۔ آہ! کتنا بے شرم تھا میں! اس وقت مجھے احساس ہوا کہ بدبخت انسان! اللہ کی ذات کس قدر صابر ذات ہے کہ تیری مسلسل بداعمالیوں اور سیاہ کاریوں پر اس ذات نے کتنا صبر کیا اور تو ایسا ظالم کہ اس کی طرف سے اتنی مہلت دیے جانے کے باوجود تو اپنی جان پر پے در پے ظلم کرتا رہا۔

اپنی اسی بھیانک فلم میں الجھا ہوا تھا کہ مجھے محسوس ہوا کہ میرے گرد "لاالہ الااللہ" کا ورد ہو رہا ہے۔ ایک عورت کی خفیف سی آواز میرے کانوں میں پڑی کہ لگتا ہے کہ آنکھیں تاڑے لگ گئی ہیں۔ پھر کلمے کے ورد میں تیزی آ گئی، حیرت ہے جب میں گانے سنتا تو ساتھ ساتھ بے اختیار میری زبان بھی حرکت کرتی، ساتھ ساتھ میں بھی گنگناتا تھا، آج میرے چاروں طرف ایک ہی جملے کا ورد ہو رہا تھا مگر بڑی کوشش کے باوجود ایک لفظ بھی میری زبان سے جاری نہ ہو سکا۔

یک لخت مجھے محسوس ہوا جیسے میرے جسم کو چلتی ہوئی آرا مشین کے سامنے کر دیا گیا ہو...... جیسے میرے جسم کو پاؤں سے شروع کر کے قینچیوں سے کترا جا رہا ہو...... جیسے مجھے ابلتی ہوئی دیگ میں ڈال دیا گیا ہو...... جیسے میرے جسم کے تلوار سے ایک ہزار ٹکرے کر دئے گئے ہوں...... جیسے زندہ بکری کی کھال اتاری جا رہی ہو...... جیسے بیلنے میں گنے کے ساتھ مجھے بھی ڈال دیا گیا ہو...... جیسے ریل کی پٹری پر میرا سر رکھ کر اوپر سے ٹرین گذار دی گئی ہو...... جیسے زندہ چڑیا کو سیخ پر بھونا جا رہا ہو...... جیسے میرے جسم کے چپے چپے پر ڈرل مشین سے سوراخ کئے جا رہے ہوں...... جیسے ایک زبردست کانٹے دار ٹہنی کو میرے اندر داخل کر کے یک دم باہر کھینچ

marfat.com

لیا گیا ہو...... خدا کی قسم! اگر میری موت کی تلخی کا جانوروں کو پتہ چل جائے تو دنیا والو! کوئی موٹا جانور تمہیں کھانے کو نہ ملتا۔

میں بہت چلایا بہت واویلا کیا، خدا کا واسطہ دے دے کر منتیں کرتا رہا کہ مجھے چھوڑ دو، ایک بار مہلت دے دو میں بہت نیک ہو جاؤں گا آئندہ گناہ کے قریب بھی نہ پھٹکوں گا، خدا کیلئے! بہت تکلیف ہو رہی ہے، ہائے میں مر گیا! ہائے میرے اللہ! ہائے میری ماں! اے ماں! کاش تو نے مجھے جنا ہی نہ ہوتا! کاش میں پیدا ہی نہ ہوا ہوتا! کاش میں مٹی ہوتا! کیا ہو گیا ہے مجھے! آج تو میرا مال بھی میرے کام نہ آیا! کہاں مر گئے میرے کارندے! کہاں گئے میرے تعلقات! کہاں گئی میری سفارشیں! کہاں گئی ''پرچی''۔ دنیاوی معاملہ ہوتا تو ٹیلی فون کالوں کا تانتا بندھ جاتا۔

اچانک ملک الموت کی دہشت ناک آواز میرے کانوں میں گونجی جس نے رہی سہی کسر بھی نکال دی، مجھے لگا جیسے اس آواز سے میرے کانوں کے پردے پھٹ گئے ہوں:

نکل اے خبیث روح اپنے خبیث بدن سے! نکل آج تو بہت قابل مذمت ہے! کھولتے ہوئے پانی پیپ زقوم اور طرح طرح کے عذابوں کی تجھے خوشخبری ہو!

اف خدایا! ہر بدکار کی روح اسی طرح نکلتی ہے۔ اس وقت میں اتنی تکلیف محسوس کر رہا تھا جیسے کسی نے باریک مل مل کا کپڑا سخت دار ٹہنیوں پر ڈال کر زور سے اپنی طرف کھینچا ہو اس طرح میرا سارا بدن تار تار ہو گیا۔ پہلے میرے پوؤں ٹھنڈے ہوئے، پھر پنڈلیاں اور آہستہ آہستہ پورا بدن ٹھنڈا ہو گیا اور میں مر گیا۔

ملک الموت نے بڑے برے طریقے سے میری روح کھینچ کر نکالی جیسے گرم سلاخ گیلی اون میں رکھ کر کھینچی جاتی ہے۔ اسی وقت آسمان سے سیاہ چہرے والے فرشتے اترے انہوں نے پلک جھپکنے میں میری روح کو پکڑا اور ایک گندے سے ٹاٹ میں لپیٹ دیا جو ان کے پاس پہلے سے موجود تھا۔ زندگی میں میرے پاس اتنے قسم قسم کے سپرے تھے کہ مجھے تعداد تک یاد نہیں، جس گلی سے گذرتا پتہ چلتا کہ فلاں گذر کر گیا ہے۔ لیکن آج مجھ سے اس قدر بدبو آ رہی تھی جیسے کئی مردار جانوروں کی لاشیں کسی جگہ اکٹھی پڑی ہوں۔ فرشتے میری روح کو لے کر آسمان کی طرف چڑھنا شروع ہو گئے، وہ فرشتوں کی جس جماعت کے پاس سے گذرتے وہ پوچھتے کہ یہ خبیث روح کس کی ہے؟ وہ کہتے کہ فلاں ابن فلاں ابن فلاں کی۔ وہ بہت برے طریقے سے میرا نام بتا رہے تھے۔ کاش! میرے کان سننے کے قابل نہ ہوتے۔ جس طرف سے گذرتا ان گنت فرشتوں کی آوازیں میرے کانوں میں گونج رہی تھیں: لعنت ہو! لعنت ہو! لعنت ہو!

آسمان دنیا پر پہنچ کر فرشتوں نے دروازہ کھولنے کے لئے کہا مگر دروازہ نہ کھولا گیا، آواز آئی کہ اس قسم کے لوگوں کیلئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جاتے اور نہ ہی اس قسم کے لوگ جنت میں داخل ہونگے، ان کا جنت میں جانا اتنا ہی محال ہے جتنا سوئی کے ناکے میں اونٹ کا داخل ہونا۔ پھر میری روح نیچے پھینک دی گئی۔

ادھر دنیا میں جامع مسجد کے بڑے بڑے سپیکروں سے میرے جنازے کا اعلان ہو رہا تھا۔ وہ مسجد جس کے بارے میں پہلے بتا چکا ہوں کہ جس میں مجھے پوری زندگی کم ہی داخلہ نصیب ہو سکا، مگر نہ جانے آج کیوں لمبے لمبے القابات دے کر میرے جنازے کا بار بار اعلان ہو رہا تھا، ہر بار مجھے حاجی صاحب ہی کہہ کر پکارا گیا۔ زندگی میں جب کسی کے جنازے کا اعلان ہوتا تو میں ہنستے ہوئے کہتا لو جی! آج ایک اور کا پتہ کٹ گیا لیکن یہ بات میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھی کہ اسی سپیکر پر میرے جنازے کا بھی اعلان ہو گا۔ (جاری ہے)

marfat.com

نعمت عظمیٰ اور فلاح دارین

علامہ محمد دلشاد حسین قادری، امیر عالمی تنظیم اہل سنت انگلینڈ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خالق اکبر منعم حقیقی نے حضرت انسان کو ان گنت اور بے شمار انعامات سے نوازا ہے۔ یہ احسانات (Unaccountable) ان گنت ہیں، ان انعامات الٰہیہ کی تذکیر کے برکات لاتحصیٰ اور بے حدوبے حساب ہیں۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

"فاذکروا الاء الله لعلکم تفلحون."

ترجمہ: " تم اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو اس امید پر کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔" (قرآن مجید، سورہ اعراف، آیت 69)

"الاء" جمع ہے اِلیٰ کی بمعنی نعمت، مہربانی۔ (المنجد)

درج بالا آیت اور دیگر آیات میں مولائے کریم نے ہمیں نعمتوں کو یاد کرنے کا حکم دیا ہے۔ صاحبان علم فضل کے ہاں تذکیر کی تین اقسام ہیں:

1. تذکیر باللسان (زبان سے یاد کرنا)۔
2. تذکیر بالقلب (دل سے یاد کرنا)۔
3. تذکیر بالجوارح (اعضا کیساتھ یاد کرنا)۔

اذکروا کا حکم تذکیر (یاد کرنا) کی تینوں اقسام کو شامل ہے۔ لہذا ہمیں چاہیے کہ احسانات خداوندی اور انعامات خالق کو یاد کریں اور ان اقسام ثلاثہ کا مصداق بن کر حکم الٰہی کو بجالائیں۔

اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہر نعمت کو یاد کرنا اور یاد رکھنا لا محالہ اور مشکل و محال ہے۔ تو پھر اس کائنات ارضی میں ایسی نعمت ہے جو صرف نعمت ہی نہیں بلکہ نعمت عظمیٰ Great Blessing ہیں، جن کی تذکیر تمام نعمتوں کو محیط ہے، وہ نعمت عظمیٰ محسن کائنات فخر موجودات، سیاح لامکان، والی بے کساں، سید المرسلین، خاتم النبیین، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس ہے۔

اور وہ کیوں؟ Why?

☆ بلاریب! اللہ تعالیٰ نے ظاہری، باطنی، سری، خفی، ارضی، سماوی، جسمانی اور روحانی ہم پر اتنے احسانات فرمائے ہیں جن پر اس منعم حقیقی نے احسان نہیں جتایا۔ احسان جتایا تو کائنات کے عظیم محسن انسانیت و کائنات ﷺ کی بعثت مبارکہ پر اہل ایمان کو احسان جتایا۔

☆ دنیا وما فیہا کی جملہ نعمتیں حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ ہیں۔ احادیث قدسیہ اس پر شاہد ہیں:

"لولاک لما خلقت الافلاک. لولاک لما خلقت الدنیا، لولاک لما اظهرت الربوبیة."

ترجمہ: "اے میرے محبوب! اگر تجھے پیدا نہ

marfat.com

کرتا تو آسمان کو پیدا نہ کرتا اور اگر تجھے پیدا نہ کرتا تو اس دنیا کو پیدا نہ کرتا (بلکہ) اگر تجھے پیدا نہ کرتا تو اپنا رب ہونا ظاہر نہ فرماتا۔"

سراج الامہ، کشف الغمہ سیدنا امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے۔

انت الذی لولاک ما خلق امرءٌ
کلا ولا خلق الوریٰ لو لاک

اور اردو میں۔

بے رنگ تھے حالات اگر آپ نہ آتے
بنتی نہ کبھی بات اگر آپ نہ آتے
لولاک ہیں شاہد کبھی پیدا ہی نہ ہوتے
یہ ارض و سماوات اگر آپ نہ آتے

☆ بلا شبہ حقوق، فرائض، عبادات، معاملات پر مبنی جملہ احکامات کی ادائیگی کا طریقہ اس معلم انسانیت کے دامن رحمت و شفقت سے وابستہ ہے۔ آقائے دوجہاں ﷺ کی سنتوں کو اپنائے بغیر کوئی نعمت لبادہ نعمت کا روپ نہیں دھار سکتی، یہ بات حقیقت پر مبنی ہے اور قرآنی فرمان کے مطابق ہے کہ تقویٰ و خدا خوفی، توبہ و تزکیہ قلبی، عبادت و ذکر الٰہی سے فلاح ملتی ہے۔ جیسے ارشاد خداوندی ہے:

"واتقو اللہ لعلکم تفلحون."

(قرآن مجید، سورہ بقرہ، آیت:189)

"توبوا الی اللہ جمیعا ایہ المومنون لعلکم تفلحون." (قرآن مجید، سورہ نور، آیت:31)

"واذکروا اللہ کثیر لعلکم تفلحون."

(قرآن مجید، سورہ انفاق، آیت:95)

ان آیات ثلاثہ سے معلوم ہوا کہ تقویٰ، طہارت، توبہ استغفار اور ذکر اذکار کرنے سے فلاح ملتی ہے۔ تو پھر "تذکیر نعم اللہ" (اللہ کی نعمتوں کو یاد کرنے سے) بالعموم اور "نعمت عظمیٰ" (ذکر رسول ﷺ سے) بالخصوص فلاح نصیب ہوتی ہے۔

یاد رہے لفظ فلاح ایک جامع لفظ ہے۔

حضرت امام راغب اصفہانی ارشاد فرماتے ہیں:

"الفلاح الظفر." یعنی فلاح کامیابی ہے۔

اسکی دو قسمیں ہیں:

1. دنیاوی فلاح۔ 2. اخروی فلاح۔

دنیاوی فلاح یہ ہے کہ ذکر رسول ﷺ کی دنیاوی زندگی ایسی نصیب ہوتی ہے جو ذکر و فکر، عبادت، ریاضت، تقویٰ، ورع، بقاو غنا اور عزت انسان کے اوصاف سے متصف ہوتی ہے۔

جبکہ اخروی فلاح ایسی ہے جو کہ سرکار ﷺ کے ذکر خیر کرنے والے کو ایسی بقا جو کہ فنا سے مبرا ہو، وہ غنا جو کہ فقر سے مستثنٰی ہو، وہ عزت و احترام جو کہ ذلت و رسوائی سے محفوظ ہو اور ایسا علم نافع جو کہ جہالت کی تاریکیوں سے ورا الوار آ ہو، نصیب ہوتا ہے۔

اگر آپ حضرات و خواتین سعادات دارین کے متمنی اور خواہش مند ہیں تو پھر آئیں اس پر فتن دور میں اس نعمت عظمیٰ کا تذکرہ خلوت و جلوت، سفر و حضر، امن و جنگ، بیماری و تندرستی، غرض یہ کہ ہر زمان، مکان میں اپنا شعار بنالیں۔

دونوں عالم میں گر مقصود تجھے آرام ہے
ان کا دامن تھام لو جن کا محمد ﷺ نام ہے

....

mahfat.com

THE MOSQUE

Q.How should we enter the mosque?

A. We should enter the mosque with the right foot saying

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

Q. Is worldly talking allowed in the mosque?

A. No, worldly talk erases all goods deed.

Q. Can we eat, drink and sleep in the mosque?

A.Only Mu'takif can, eat drink and sleep in the mosque.

Q. Is it must for a Muslim to keep it clean?

A. Yes. It is compulsory for every one.

Q. What should we do in the mosque?

A. We should offer prayer, recite Qur'an and read duruud Shariif on the Prophet in it.

Q. How should we exit the mosque?

A. We should depart with our left foot & say

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

Q. Which mosque is the greatest?

A. The Masque of Holy Ka'bah

Q. Which mosque is the 2nd in greatness?

A. Prophet's mosque in Madinah.

مسجد کے آداب

سوال: مسجد کے اندر کس طرح داخل ہونا چاہیئے ؟

جواب: مسجد میں داخل ہوتے وقت دایاں پاؤں پہلے اندر رکھنا چاہیئے اور ساتھ ہی یہ دعا پڑھنی چاہیئے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

سوال: کیا مسجد کے اندر دنیا کی باتیں کرنا جائز ہے؟

جواب: نہیں ہر گز نہیں! مسجد میں دنیا کی باتیں کرنے سے ساری نیکیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

سوال: کیا مسجد کے اندر کھانا، پینا اور سونا جائز ہے؟

جواب: مسجد کے اندر کھانا، پینا اور سونا صرف اعتکاف والے آدمی کیلئے جائز ہے۔

سوال: کیا مسجد کو صاف رکھنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے

جواب: جی ہاں! مسجد کو صاف رکھنا ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔

سوال: مسجد کے اندر کیا کرنا چاہیئے ؟

جواب: مسجد کے اندر نماز پڑھنی چاہیئے ، قرآنِ پاک کی تلاوت کرنی چاہیئے اور اپنے پیارے نبی ﷺ پر درود پاک پڑھنا چاہیئے۔

سوال: مسجد سے کس طرح نکلنا چاہیئے ؟

جواب: مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر رکھنا چاہیئے اور یہ دعا پڑھنی چاہیئے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

سوال: سب سے افضل مسجد کون سی ہے؟

جواب: سب سے افضل مسجد خانہ کعبہ والی ہے۔

سوال: خانہ کعبہ کے بعد سب سے افضل مسجد کونسی ہے؟

جواب: خانہ کعبہ کے بعد سے افضل مسجد نبوی ہے۔

marfat.com

جواب: دائیں ہاتھ سے کھانا اور پینا چاہیے۔
سوال: پانی پیتے وقت کتنے سانس لیں۔
جواب: پانی پیتے وقت تین سانس لینے چاہیے۔
سوال: کھانا کتنا کھانا چاہیئے؟
جواب: ایک دو لقموں کی ابھی بھوک ہو تو کھانا چھوڑ دینا چاہیئے۔
سوال: کھانا کھانے کے بعد کیا پڑھنا چاہیئے؟
جواب: کھانا کھانے کے بعد یہ دُعا پڑھنی چاہیئے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَ سَقَانِیْ وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

ترجمہ: ''تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کیلئے ہیں جس نے مجھے کھلایا اور پلایا اور مجھے مسلمانوں سے بنایا۔''

سلام کرنے کے آداب

سوال: مسلمان جب دوسرے مسلمان سے ملے تو اُسے کیا کہنا چاہیئے؟
جواب: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ.
سوال: دوسرے مسلمان کو جواب میں کیا کہنا چاہیئے؟
جواب: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ.
سوال: کیا غیر مسلم کو ان کلمات سے سلام کر سکتے ہیں؟
جواب: نہیں غیر مسلم کیلئے ان الفاظ کو استعمال نہیں کر سکتے۔
سوال: اگر کوئی غیر مسلم ملتے وقت اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم کہے تو اُسے کیا جواب دینا چاہیئے؟
جواب: صرف وَ عَلَیْکُم.
سوال: سلام کرنے کا کیا فائدہ ہے؟
جواب: سلام سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے۔

We should eat and drink with right nd.
In how many breaths should we drink?
We should drink in three breaths.
How much should we eat?
One or two parts less than our nger.
What should we read after eating?
We should pray the following plication.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ وَ سَقَانِیْ وَجَعَلَنِیْ الْمُسْلِمِیْنَ.

praises for Allah who fed me and ve me drink and made me from the slims.

GREETING

How should muslims greet each er?
They should say Assalaam o Alaikum
What should the answer be?
Wa alaikumus Salaam Wa hmatullaah wa barakatoho.
Can we greet non-muslims with these ords?
No we cannot greet them with these ords.
If a non muslim says Assalaam-o-laikum, how should we answer?
We should say only Wa Alaikum
What is the benefit of an Islamic ee.
It ... ...ve.

marfat.com

Teaching of Islam

Allama Sajid ul Hashemi, England

Q. Who is a Sihabi?

A. It is a Muslim who saw our prophet ﷺ with Iyman and he deed in this Iyman

Q. What are the names of Ashrah Mubashshrah?

A 1.Abu Bakrؓ

2.Umar Farooqؓ

3.Usman Ghaniؓ

4.Ali al-Murtadaaؓ

5.Sa'd bin abi waqaasؓ

6.Sa'iid bin zaid ؓ

7.Talhahؓ

8.Zubair bin Awaamؓ

9.'Abdur Rahmanؓ

10.Abu 'Ubaidah bin Jrrahؓ

EATING AND DRINKING

Q. What should we recite before eating and drinking?

A. Bismillaa hirrahmaa nirrahiim.

Q. With which hand should we eat and drink?

سوال: صحابی کسے کہتے ہیں؟

جواب: وہ مسلمان جس نے ہمارے نبی ﷺ کو دیکھا ہو اور اسی ایمان پر اس کا خاتمہ ہوا ہو۔

سوال: عشرہ مبشرہ کے نام بتاؤ؟

جواب: 1۔ سیدنا ابو بکر صدیق ؓ

2۔ سیدنا عمرِ فاروق ؓ

3۔ سیدنا عثمانِ غنی ؓ

4۔ سیدنا علی المرتضیٰ ؓ

5۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص ؓ

6۔ سیدنا سعید بن زید ؓ

7۔ سیدنا طلحہ ؓ

8۔ سیدنا زبیر بن عوام ؓ

9۔ سیدنا عبد الرحمٰن بن عوف ؓ

10۔ سیدنا ابو عبیدہ بن جراح ؓ

کھانے اور پینے کے آداب

سوال: کھانے اور پینے سے پہلے کیا پڑھنا چاہئے؟

جواب: کھانے اور پینے سے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنی چاہئے۔

سوال: کس ہاتھ سے کھانا اور پینا چاہئے؟

marfat.com

خبرنامہ

جشن عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں عالمی تنظیم اہل سنت کے زیر اہتمام اندرون و بیرون ملک شاندار پروگرام

گجرات کا سب سے بڑا تاریخی "جلوس میلاد" عالمی تنظیم اہل سنت کے زیر اہتمام نکالا گیا

نیک آباد (مراڑیاں شریف) سے شروع ہونیوالے اس جلوس کی قیادت پیشوائے اہل سنت پیر محمد افضل قادری نے کی

گجرات اور مضافات سے ہزارہا عوام خواص کی شرکت، جبکہ کئی دیگر جلوس بھی اس مرکزی جلوس میں شامل ہوئے

7 کلومیٹر پر مشتمل راستے میں جگہ جگہ شاندار استقبال، منوں پھول پتیاں جلوس پر نچھاور کی گئیں، اہل علاقہ اور تاجروں کا

پیر صاحب سے بے مثل اظہار عقیدت، اختتام پر عنایت پارک گجرات میں عظیم الشان "میلاد مصطفی ﷺ کانفرنس" کا انعقاد

اس موقع پر دورۂ میراث سے فارغ ہونیوالے 8 علماء میں تقسیم اسناد، انکے 50،50 فتوے پیر صاحب نے صحیح قرار دیئے

ہزار ہا افراد، وبیشمار چھوٹی بڑی گاڑیوں پر مشتمل یہ عالی شان قافلہ نہایت پرامن، اور شاندار روحانی وایمانی سماں کا پتا دیتا تھا

> انبیاء کی ولادت کا تذکرہ کرنا سنت خدا، سنت مصطفیٰ اور سنت صحابہ ہے، انعامات الٰہیہ اور فضل من جانب اللہ پر خوشی منانے کا حکم ایمان والوں کو قرآن میں دیا گیا ہے، جس سے کسی طرح بھی کوئی مسلمان اعراض نہیں کرسکتا: پیر محمد افضل قادری

جشن عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلہ میں 12 ربیع الاول کو گجرات کا سب سے بڑا جلوس عالمی تنظیم اہل سنت کے زیر اہتمام خانقاہ قادریہ عالیہ نیک آباد (مراڑیاں شریف) سے نکالا گیا، جلوس بائی پاس روڈ، شاہین چوک، سرگودہا روڈ، اور ریلوے روڈ سے ہوتے ہوئے عنایت پارک پہنچا۔ راستے میں متعدد مقامات پر شاندار اسٹیج بھی بنائے گئے تھے اور دودھ اور شربت کی سبیلوں کے ساتھ ساتھ مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔ عنایت پارک گجرات میں عظیم الشان "میلاد مصطفی ﷺ کانفرنس" منعقد ہوئی۔ استاذ العلماء پیر محمد افضل قادری نے خطبۂ صدارت میں کہا: میلاد منانے کی اصل دلائل شرعیہ یعنی قرآن وسنت، اجماع امت اور قیاس شرعی میں موجود ہے، لہذا اس مقدس عمل پر بدعت سیئہ کا اطلاق نہیں ہوسکتا بلکہ اسے بدعت (سیئہ) کہنا مقام نبوت سے تعصب وعناد کی انتہاء ہے۔ انہوں نے کہا: قرآن مجید کے مختلف زبانوں میں ترجمے کتب تفسیر، کتب حدیث، دینی مدارس کے تمام نصاب جیسے سینکڑوں کام عمل نبوی وعمل صحابہ سے ثابت نہیں لیکن سب مسلکوں والے ان کاموں کو جائز، ضروری اور دینی کام قرار دیتے ہیں، کیونکہ ان کی اصل شریعت میں موجود ہے، اسی طرح میلاد کی اصل (تلاوت، نعت، وعظ اور صلوٰۃ وسلام کے علاوہ فضائل نبوی کی اشاعت جس کے نتیجے میں اتباع نبی کا جذبہ اجاگر ہوتا ہے) شریعت میں ثابت ہے، لہذا میلاد منانا بھی جائز، ضروری اور دینی کام ہے۔ اور اس سے بغض وعناد شیطانی صفت ہے۔

پیر صاحب نے بعثت نبی کے متعلق بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس کا مقصد دین اسلام کی تعلیم وتربیت اور غلبۂ اسلام ہے۔ حضور خاتم الانبیا ﷺ نے سخت محنت اور عظیم قربانیاں دے کر ان مقاصد حسنہ کی تکمیل فرمائی۔ اب مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ تعلیم وتربیت اور غلبۂ اسلام پر اپنی توجہ مرکوز کریں۔ علماء کی کمی کی طرف متوجہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ مسجدیں، خانقاہیں اور مدارس غیر آباد ہیں لہذا مسلمانوں کو چاہئے کہ علماء کثرت کے ساتھ تیار کرنے کیلئے تمام ضروری اقدامات اٹھائیں۔ کانفرنس میں ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا کہ جنرل پرویز مشرف کو صدر اور آرمی چیف کے عہدہ سے ہٹایا جائے کیونکہ وہ پاکستان کی دینی اساس اور فوج کے ماٹو ایمان تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔

دوسری قراردادوں میں پاکستان میں نظام مصطفی ﷺ کے نفاذ، فحاشی وبے حیائی کے خاتمہ، اور 295C میں ترمیم کی واپسی کا مطالبہ کیا گیا۔

marfat.com

خبر نامہ

عاشق رسول کیلئے آگ گلزار بن گئی، بد عقیدہ کوئلہ ہوگیا، بدعقیدگی کے ایوانوں میں زلزلہ

...نوان: یارسول اللہ اور
...ر وناظر کے موضوع پر مناظرہ

...اور بارگاہ نبوی میں حاضری کیلئے حسب روایت اس سال بھی "قافلہ حجاز" نیک آباد مراڑیاں شریف سے محمد عثمان افضل قادری لیکر جائیں گے

...رات میڈیا کی فرمائش پر پیر محمد عثمان افضل قادری "ریڈیو آواز 105" کو اس ماہ ریکارڈنگ شروع کرادینگے

...ی تنظیم اہل سنت کھاریاں نے 10 مستحق بچیوں کو جہیز فراہم کر دیا، قرعہ اندازی "عظیم الشان محفل نعت" میں ہوئی

...مبارک ربیع الاول میں عالمی تنظیم اہل سنت شعبہ خواتین نے پنجاب بھر میں بے شمار عظیم الشان محافل میلاد کا انعقاد کیا

...شریعت کالج طالبات" کا سالانہ "جلسہ تقسیم اسناد" اور عالمی تنظیم اہل سنت خواتین کا سالانہ دینی اجتماع اختتام پذیر

...بھر اور بیرونی ممالک سے 20 ہزار خواتین کی ریکارڈ شرکت، اجتماع کا انتظام 10 کنال پر کیا گیا تھا، پارکنگ اسکے علاوہ تھی

...سال فراغت پانے والی 426 عالمات، فاضلات، حافظات و شعبہ کمپیوٹر سے فارغ ہونے والی طالبات میں اسناد تقسیم ہوئیں

...ی تنظیم اہل سنت شعبہ خواتین کے ذیلی مدارس میں سے فراغت پانے والی طالبات کو بھی اسناد عطا کی گئیں

...یم کے شعبہ خواتین کی نگران اور کالج کی پرنسپل محترمہ ر.ک. قادری نے طالبات کو معاشرہ میں علمی و اخلاقی انقلاب برپا کرنیکی تلقین کی

...معہ قادریہ عالمیہ نیک آباد مراڑیاں شریف گجرات کے شعبہ خواتین "شریعت کالج طالبات" کا سالانہ جلسہ "تقسیم اسناد" اور عالمی تنظیم اہل سنت خواتین کا ...لانہ دینی اجتماع اختتام پذیر ہوگیا۔ عالمی تنظیم اہل سنت شعبہ خواتین کی مرکزی نگران اور شریعت کالج طالبات کی پرنسپل محترمہ ر.ک. قادری نے خطبہ ...دارت میں فارغ التحصیل ہونے والی طالبات کو تلقین کی کہ وہ ہر علاقہ میں دینی مدارس کا قیام کر کے معاشرہ میں علمی و اخلاقی انقلاب برپا کریں۔ انہوں ...ا کہ چند مغرب زدہ اسلام دشمن عورتیں معاشرہ میں بے راہ روی، بے حیائی اور فحاشی پھیلا رہی ہیں، مسلم خواتین کا اولین فرض ہے کہ وہ شرم و حیا، اور ...اسلام کی پاکیزہ اقدار کے فروغ کیلئے اپنا کردار ادا کریں اور حکومت کو فحاشی روکنے پر مجبور کر دیں۔ مقرر خواتین نے پیشوائے اہل سنت استاذ العلماء پیر ... افضل قادری صاحب کی دینی خدمات کو زبردست خراج تحسین پیش کیا اور مشائخ وعلماء، اور عوام المسلمین سے مطالبہ کیا کہ وہ پیر صاحب کے مجاہدانہ کردار ...ے سبق حاصل کرتے ہوئے اسلام کی سربلندی کیلئے کردار ادا کریں۔ ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان کے حکمران یہود و نصاریٰ اور قادیانیوں ...کی بجائے اسلام اور پاکستان کی نمائندگی کریں اور وطن عزیز کی وجہ تخلیق یعنی اسلامی نظام ہر سطح پر نافذ کریں۔ ایک اور قرارداد میں اس امر پر سخت تشویش کا ...ظہار کیا گیا کہ اسلام کے مقدس ترین قانون توہین رسالت ایکٹ کو غیر مؤثر بنا دیا گیا ہے۔ لہذا حکومت اس قانون میں کی گئی ترمیم واپس لے۔ اور علماء ...و مشائخ غیرت دینی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسلام کش اقدامات کو روکنے کیلئے شرعی فریضہ انجام دیں! آخر میں وسیع پیمانہ پر لنگر غوثیہ تقسیم کیا گیا۔

marfat.com

Under patronage: Pir Muhammad Afzal Qadri

Registerd CPL 127

Monthly Awaz-e-Ahlesunnat Gujrat Pakistan

URL: www.ahlesunnat.info E-mail: monthly@ahlesunnat.info Ph: (0092-53) 3521401-2 Fax: 3511855

باسم القادر

توہین رسالت ایکٹ 295 سی میں کفر نواز ترمیم کے خلاف

ناموس رسالت ٹرین مارچ

وزیر آباد تا فیصل آباد
23 مئی 2005 بروز پیر

شمع رسالت کے پروانے نصف گھنٹہ پہلے قریبی سٹیشن پر پہنچ کر ناموس رسالت کی اس تحریک میں حصہ لیں

نظام الاوقات پسنجر ٹرین:

☆ وزیر آباد 10-55 ☆ منصور والی 11-10 ☆ جاکے چٹھہ 11-26 ☆ علی پور چٹھہ 11-44 ☆ گاجر گولا 11-58 ☆ حافظ آباد 12-15 ☆ کالیکی 12-38 ☆ تھتے 12-51

☆ سکھیکی 01-05 ☆ رتیاں 01-17 ☆ مڑھ بلوچاں 01-28 ☆ سانگلہ ہل 01-50 ☆ دارالاحسان 02-03 ☆ ساہیانوالہ 02-14 ☆ چک جھمرہ 02-28 ☆ فیصل آباد 02-50

الداعی الی الخیر:

پیر محمد افضل قادری مرکزی امیر عالمی تنظیم اہلسنت

0300-9622887 0300-7456862 web: www.ahlesunnat.info
Ph: 053-3521401-2 Fax: 3511855 E-mail: atas@ahlesunnat.info

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

غوث اعظم درمیان اولیاء — چوں محمد ﷺ درمیان انبیاء

ضلع کونسل ہال گجرات میں مؤرخہ 30 مئی بروز پیر صبح 9 تا 12 بجے دن

خواتین اسلام کا عظیم الشان دینی و تبلیغی اجتماع، بعنوان بڑی گیارہویں شریف کانفرنس

زیر صدارت: محترمہ [illegible] قادری، پرنسپل "شریعت کالج طالبات" [illegible] آباد مرکزی نگران عالمی تنظیم اہل سنت خواتین

خواتین قافلہ در قافلہ شرکت فرمائیں! کانفرنس میں گیارہویں شریف کے موضوع پر لٹریچر اور "لنگر غوثیہ" تقسیم کیا جائیگا

منجانب: عالمی تنظیم اہل سنت شعبہ خواتین فون زنانہ دفتر: 3522290 فون مردانہ دفتر: 3521401-2

marfat.com